مائے مالیگاؤں

تحریر: اسمٰعیل وفا ،مالیگاؤں

مولانا عبداللہ اعظمی (بانی بیت العلوم، مالیگاؤں)

۱۷/مارچ ۱۹۰۰ء

مولانا عبداللہ اعظمی ضلع اعظم گڑھ، اترپردیش میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے جامع العلوم، کانپور سے کسبِ فیض کیا۔ مالیگاؤں اور اطراف و جوانب میں مدارس دینیہ کے قیام کا مبارک سلسلہ مولانا عبداللہ کے مدرسہ بیت العلوم سے ۱۳۰۵ھ بمطابق ۸۸-۱۸۸۷ء میں اس وقت شروع ہوا جب انہوں نے غریب مسجد میں فیض علم کا لازوال سلسلہ جاری کیا۔ اس وقت مالیگاؤں کی آبادی چند ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ مدرسے کی بدولت مرکزیت پیدا ہوئی۔ مولانا عبداللہ نے بلا معاوضہ خدمت انجام دی۔ وہ ہینڈلوم پر کام کرتے، زر کا کام بھی خوب جانتے تھے۔ روایت کے مطابق اس وقت کے بنکر مسلمانوں نے زر کا کام مولانا ہی سے سیکھا۔ ان کی مختصر سوانح 'مولانا عبداللہ اعظمی' مفتی ظہیر ملی (استاد معہد ملت) نے تحریر کی ہے۔

شہیدانِ وطن (سات شہید)

پہلی جنگِ عظیم میں سلطنت عثمانیہ نے سلطنت برطانیہ کے خلاف محاذ آرائی کی تھی۔ جنگ کے خاتمے کے بعد برطانیہ کی کوشش تھی کہ سلطنت عثمانیہ سے خلافت کا خاتمہ ہوجائے۔ اس طرح عالمی سطح پر مسلمانوں کی ہوا اکھڑ جائے گی۔ بھارت میں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے خلافت تحریک شروع کی جس کا مقصد ترکی کی خلافت کو بچانا تھا۔ مہاتما گاندھی نے ہندو مسلم اتحاد کے مدنظر خلافت تحریک کی حمایت کی اور خلافت تحریک و تحریک عدم تعاون مشترکہ طور پر جاری کی۔ کانگریس کے چار نکاتی پروگرام سوراج، سودیشی، قومی تعلیم اور بائیکاٹ پر عمل کیا جارہا تھا۔ خلافت تحریک مالیگاؤں میں شروع ہوئی تو انہی نکات پر عمل درآمد کیا گیا لیکن اس دوران انسپکٹر بھاسکٹ راؤ سے عوام کی مڈبھیڑ ہوگئی جس کے بعد عوامی غصہ ابل پڑا۔ عوامی عتاب سے بچنے کے لیے حکومت کے ذمہ داران نے روپوشی میں عافیت جانی۔ تین روز تک مقامی لوگوں نے اپنی حکومت آپ چلائی۔ تیسرے روز انگریز فوج آدھمکی اور گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مالیگاؤں کے غریب لوگوں نے اس سلطنت کے خلاف کھڑے ہونے کی جرأت کی تھی جس کی حدود میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ ردعمل میں سینکڑوں زندگیاں تباہ ہوئیں اور سات افراد نے جامِ شہادت نوش کیا۔

١) سلیمان شاہ روزن شاہ (پ:۱۸۷۴ء، پھانسی:٦/جولائی ۱۹۲۲ء)
٢) منشی محمد شعبان بھکاری (پ:۱۸۸۹ء، پھانسی:٦/جولائی ۱۹۲۲ء)
٣) بدھو ولد فریدن (پ:۱۸۸۳ء، پھانسی:٦/جولائی ۱۹۲۲ء)
٤) محمد اسرائیل اللہ رکھا (پ:۱۸۹۲ء، پھانسی:٦/جولائی ۱۹۲۲ء)
٥) محمد حسین ولد مدو سیٹھ (پ:۱۸۸٦ء، جیل میں اذیت سے موت:۱۹۲۲ء)
٦) عبداللہ خلیفہ خدا بخش (پ:۱۸۸۵ء، جیل میں اذیت سے موت:۱۹۲۲ء)
٧) عبدالغفور عبدالشکور چُ ، دی (پ:۱۸۹٦ء، پھانسی، :۱۸/جنوری ۱۹۲۳ء)

مولانا برکت علی

۲۴؍اگست ۱۹۲۶ء

واقفِ رازِ خفی الحاج حضرت مولانا محمد برکت علی کا مالیگاؤں میں ورودِ مسعود ۱۸۸۰ء میں ہوا۔ موصوف کو سب سے پہلے لوگوں نے جامع مسجد گڑ بازار میں دیکھا۔ بعد ازاں جب لوگ آپ کی شخصیت سے واقف ہوئے تو بڑی تعداد میں ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوگئے۔ حضرت نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ کچھ دنوں بعد حضرت دوبارہ مالیگاؤں آئے تو ایک بڑی تعداد اُن سے وابستہ ہوگئی۔ حضرت کے عقیدت مندوں نے جگہ خرید کر خانقاہ برکاتیہ، برکت پورہ قائم کی۔ خانقاہ و مسجد کے قیام کے بعد حضرت یہیں رہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت گاؤں کی نصف آبادی ان سے مرید ہوچکی تھی۔ فخرِ مالیگاؤں مولانا محمد اسحٰق مقصدؔ آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ۷۵؍برس کی عمر میں کلکتہ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک وہیں ہے۔

مولانا اسحٰق مقصدؔ

غالباً ۱۸۶۸ء ۲۱؍رجب ۱۳۴۶ھ، ۱۹۲۸ء

مولانا محمد اسحٰق کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ آپ مزید تعلیم کے لیے جامع العلوم، کانپور گئے۔ وہاں سے تحصیلِ علم کے بعد لوٹے تو آپ کو بیت العلوم کا صدر مدرس مقرر کیا گیا۔ ۱۹۰۸ء سے وصال تک آپ صدر مدرس رہے۔ آپ کی ذات بابرکات سے مالیگاؤں شہر مستفید ہوتا رہا۔ اہلیانِ شہر کے لیے ان کے دلی جذبات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فتح پوری مسجد، دہلی میں مدرسے کے مہتمم نے پوچھا کہ آپ کو وہاں کتنی تنخواہ ملتی ہے، آپ نے فرمایا، ’پچیس روپیے‘۔ مہتمم صاحب نے فرمایا، ’اگر آپ ہمارے مدرسے میں پڑھائیں تو ہم آپ کو پچاس روپیے ماہانہ تنخواہ دیں گے‘۔ حضرت مولانا نے جواباً فرمایا، ’جب آپ مجھ جیسے عالم پر اتنی بڑی رقم یعنی پچاس روپیے ماہوار خرچ کرنا چاہتے ہیں تو اتنی بڑی رقم پر آپ کو مجھ جیسا کوئی اور آدمی مل جائے گا مگر ان طالب علموں کو جنہیں میں پڑھاتا ہوں ان کو پچیس روپیے میں مجھ جیسا عالم نہیں ملے گا‘۔

غلام میاں واصف

تاریخ

غلام احمد میاں واصف کی پیدائش ملا باڑہ، مالیگاؤں میں ہوئی۔ انہوں نے ۱۹۰۳ء میں دھولیہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ موصوف ۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۵ء تک طویل عرصے کے لیے کونسلر رہے۔ ۱۹۲۹ء میں برطانوی حکومت نے انہیں خانصاحب کے خطاب سے نوازا۔ واصف صاحب نے شاعری بھی کی۔ وہ ۱۹۲۷ء سے ۱۹۳۷ء تک مالیگاؤں کے ایم ایل سی بھی رہے۔ ان ہی کی کوششوں کی بدولت کئی مساجد کے لیے جگہ اور اجازت نامے ممکن ہوسکے۔ کرکٹ ٹورنامنٹوں کا انعقاد، کشتیوں کے دنگل، صنعتی نمائش کا اہتمام وغیرہ ان کے کارہائے نمایاں میں شامل ہیں۔

سیٹھ محمد سلیمان

۱۹۴۵ء

۱۹۴۰ء کے دہے میں مالیگاؤں کے امیر ترین لوگوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ان کی کوشش تھی کہ غریب بنکروں کو بیوپاریوں کے شکنجے سے آزاد کیا جائے۔ انہوں نے بڑے پیمانے پر پارچہ بافی صنعت میں کامیابی حاصل کی۔ مینارہ مسجد اور رحمانی مسجد کے لیے جگہ وقف کی۔ ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ نے سلیمانی مسجد کی تعمیر کروائی۔

نشاطؔ شاہدوی

۱۵؍جولائی ۱۹۲۰ء ۱۵؍ستمبر ۱۹۴۸ء

امیر اللہ ابن لکھو کی پیدائش شہادہ میں ہوئی۔ غریبی میں زندگی بسر کی ۱۹۴۱ء میں مالیگاؤں آئے اور اینگلو اردو ہائی اسکول سے میٹرک کا امتحان ۱۹۴۳ء میں کامیاب کیا۔ مختلف ملازمتوں کے بعد اینگلو اردو ہائی اسکول ہی میں ملازمت اختیار کر لی۔ نشاط ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔ انہوں نے علامہ وقار حیدری کی شاگردی اختیار کی۔ ان کا رجحان نظموں اور گیتوں کی طرف رہا۔ ان کا شعر بہت مشہور ہوا۔

یاد میری سنبھال کر رکھنا
میرا کیا میں رہا رہا نہ رہا

۱۹۵۲ء میں ان کا مجموعۂ کلام 'امر بیل' شائع ہوا جس میں پیش لفظ ساحرؔ لدھیانوی نے لکھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں منظر عام پر آیا۔ ان کی نظم 'مچھیرا' مہاراشٹر بورڈ کی اردو نصابی کتاب میں شامل کی گئی تھی۔

مولوی یوسف عزیز

تاریخ

مولانا یوسف عزیز کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ انہوں نے مدرسہ بیت العلوم میں تعلیم حاصل کی اور یہیں تدریسی خدمات پر مامور ہوئے۔ جلد ہی فارسی میں شاعری کرنے لگے۔ انہوں نے بڑی تعداد میں شعرا اور ادبا کی سرپرستی کی۔ انہی کے شاگردوں نے بعد میں مالیگاؤں کو گہوارۂ ادب بنا دیا۔ ادیبؔ ہوں کہ اخترؔ، وقارؔ ہوں یا مسلمؔ تمام انہی کے شاگرد رہے۔ مولانا عزیز ۲؍برس اردو لائبریری کے چیئرمن رہے اور اس کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۲۳ء میں بزم عزیزی کا قیام اور اسی سال گلدستہ بہار کا اجراء انہی کی سرپرستی میں عمل میں آیا۔ مولانا مقامی خلافت کمیٹی کے سکریٹری بھی رہے۔ ۱۹۸۳ء میں ان کا مجموعۂ کلام 'متاعِ عزیز' شائع ہوا جس میں اردو اور فارسی کلام موجود ہے۔

محمد اسحٰق آزاد انصاری

۲۴/ستمبر ۱۹۱۳ء		۷/اگست ۱۹۵۸ء

منشی محمد اسحٰق آزاد انصاری کی پیدائش نیاپورہ، مالیگاؤں میں ہوئی۔ چہارم جماعت تک ہی تعلیم حاصل کی اور تعلیمی سلسلہ منقطع کرلیا۔ ۱۹۳۰ء میں دہلی میں منعقد ہونے والی مومن کانفرنس میں مالیگاؤں کی نمائندگی کے لیے عبدالغفور سہیلؔ مالیگانوی کا انتخاب کیا گیا تھا، انہوں نے اپنی بجائے آزاد انصاری کا نام پیش کیا۔ آزاد انصاری دہلی کی کانفرنس میں شریک ہوئے اور اپنی گرم گفتاری کے باعث مقبول بھی ہوئے۔ موصوف کامیاب سیاست داں بھی تھے اور تاجر بھی۔ ممبئی سے سوت کا کاروبار بھی کیا تو سیاست میں میونسپل کونسل کے رکن بنے۔ بعد میں ان کا انتخاب صدر بلدیہ کے طور پر بھی کیا گیا تھا۔ وہ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا تھے۔ عمر آخر میں فالج کے شکار ہوگئے۔

مولانا عبدالمجید وحیدؔ اشرفی

۳۰/ستمبر ۱۹۵۹ء

مولانا عبدالمجید وحیدؔ اشرفی مالیگاؤں کے اولین نثر نگار بھی تھے اور مؤرخ بھی۔ اس زمانے میں شعری محفلوں کی دھوم ہوتی لیکن وحیدؔ صاحب نے نثر نگاری میں جو کمال دکھایا، اس زمانے کے حالات کے مدنظر کارنامہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ اپنی کاوشات کو پکی سیاہی میں منتقل کرنے کے لیے انہوں نے خاصی جدوجہد کی۔ شہر میں بجلی نہیں تھی اور مختلف شہروں ممبئی، آگرہ اور کانپور سے ان کی کتابیں طبع ہوتی تھی۔ ان کی تمام کتابوں میں سب سے اہم تاریخِ شہر مالیگاؤں المعروف بہ 'فروغِ مجید' ۱۹۲۴ء میں شمس المطابع لکھنؤ سے طبع ہوئی۔ یہ کتاب شہر مالیگاؤں پر ایک احسان ہے۔

مولوی عبدالرزاق (سابق صدر بلدیہ)

۱۸۹۱ء ۱۹۶۱ء

مولوی عبدالرزاق کا سیاسی تعلق مسلم لیگ سے تھا۔ وہ مالیگاؤں میونسپل کونسل کے دو مرتبہ صدر بلدیہ بنائے گئے اس طرح ان کی میعاد ۱۶/۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے ۱۲/دسمبر ۱۹۵۰ء تک محیط ہے۔ ان کے دورِ اقتدار میں انہوں نے اینگلو اردو ہائی اسکول کی H بلڈنگ کی تعمیر کروائی۔ پینے کے پانی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے میونسپلٹی کی پہلی پانی کی ٹانکی تعمیر کروائی۔ انہوں نے ۱۹۴۸ء میں نلوں کے ذریعے پانی سپلائی کی اسکیم پر عمل درآمد کیا۔

مولانا محمد نقی

۱۹۰۳ء ۱۸/ستمبر ۱۹۶۱ء

مولانا محمد نقی کی پیدائش اور وفات مالیگاؤں کی نہیں لیکن موصوف نے طویل عرصہ مالیگاؤں میں گزارا اور مالیگاؤں کو وطن ثانی قرار دیا۔ آپ نے ۱۹۲۳ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے محض ۱۱/برس کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کر لیا تھا۔ آپ مولانا انور شاہ کشمیری کے ارشد تلامذہ میں شامل تھے۔ موصوف علوم دینیہ کی اشاعت کے لیے ڈابھیل، ممبئی، کولہاپور، مرادآباد اور مالیگاؤں میں قیام پذیر رہے۔ حضرت مولانا محمد اسحٰقؒ کے وصال کے بعد آپ مدرسہ بیت العلوم کے صدر مدرس بنائے گئے لیکن پھر انہیں ۱۹۴۶ء میں سبکدوش کر دیا گیا جہاں سے وہ ڈابھیل چلے گئے، واپس آئے تو جمعیۃ العلماء کے ریاستی نائب صدر کے طور پر خدمات انجام دیں، بعد ازاں پھر سفر اختیار کیا۔ مالیگاؤں قیام کے دوران ان کی ذات بابرکات مرجع خلائق تھی۔ دعا، تعویذ و عملیات کے سلسلے میں بہت مشہور ہوئے۔

دادا میاں عطاؔ مالیگانوی

۱۸۶۴ء — ۱۹۶۴ء

عبدالکریم ولد شیخ چاند کا تخلص عطاؔ اور عرفیت دادا میاں تھی۔ انہوں نے مختلف اساتذۂ کرام سے اردو، فارسی اور مراٹھی زبان سیکھی اور منشی شعبان کی شاگردی اختیار کی۔ اس زمانے کی شعری مجلسوں، میلاد شریف کی محفلوں کے ساتھ محرم کے دنگل اور شعری مقابلوں میں باقاعدگی سے مع کلام شریک ہوتے۔ موصوف مالیگاؤں کے اولین صاحبِ دیوان شاعر ہیں کہ ان کا دیوان دیوانِ عطاؔ المعروف 'چراغِ بقا' ۱۸۸۹ء میں شائع ہوا۔ ان کی شاعری میں دکنی اردو کی لسانی خصوصیات در آئی ہیں۔ مالیگاؤں کے قریبی دیہات کرنج گاوان میں انتقال فرمایا۔

حافظ مدار بخشؒ

۱۸۹۰ء — ۱۸/نومبر ۱۹۶۶ء

حافظ مدار بخشؒ جامع مسجد گڑ بازار کے اولین پیش امام تھے۔ اسی مسجد میں ۱۹۲۰ء میں مدرسہ تعلیم القرآن کا افتتاح مولانا اسحاقؒ کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ نصف صدی پر محیط امامت اور تدریس قرآن کی ذمہ داریاں بلا معاوضہ انجام دیتے تھے۔ ان کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ خصوصاً نابینا حافظِ قرآن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز انصاری نے ان کی سوانح 'حیاتِ حافظ مدار بخشؒ تحریر کی جو ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں جامع مسجد (گڑ بازار) سے متعلق تفصیلات، مولانا موصوف کی ذاتی زندگی اور ان کے شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

جعفری حامد حسن بابو رافضی

۳۰/مارچ ۱۹۶۸ء

بابوسیٹھ شہر مالیگاؤں میں شیعہ اثنا عشری جماعت کے سر کردہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے خلیل سیٹھ کے ساتھ پارٹنر شپ میں پروسیسنگ یونٹ شروع کیا تھا۔ خلیل سیٹھ اور بابوسیٹھ مسلکی اعتبار سے اجتماع ضدین تھے لیکن اس دوستی کو اتحاد بین المسلمین کی نگاہ سے دیکھیں تو یہ تجارتی رفاقت تاریخی تھی۔ بابوسیٹھ نے حسینی چوک کی حسینی مسجد اور امام بارگاہ کی تعمیر میں خصوصی دلچسپی لی۔ موصوف عشرۂ محرم کی مجالس میں خطاب بھی کرتے تھے۔ محنت شاقہ کے مزاج کے حامل بابوسیٹھ کی تدفین شیعہ قبرستان میں عمل میں آئی۔

صدیق حسن شوقؔ مالیگانوی

۱۲/مئی ۱۸۹۷ء ۶/اگست ۱۹۷۱ء

نام محمد صدیق حسن، تخلص شوقؔ، خلف اصغر میاں جی جان محمد مالیگاؤں میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں ورنا کیولر فائنل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور درس و تدریس سے وابستہ ہوئے ۱۹۲۴ء میں اردو ٹریننگ کی آخری منزل احمد آباد میں طے کی۔ موصوف بے حد منکسر المزاج اور نظم وضبط کے پابند تھے۔ فارسی کی تعلیم مولانا یوسف عزیز سے حاصل کی اور شاعری میں بھی انہی کے شاگرد رہے۔ سیاسی طور پر وہ خان صاحب عبدالرحیم کے حامیوں میں تھے ۱۹۵۱ء میں صنعتی انجمن امداد باہمی کے ڈائرکٹر اور بعد میں وائس چیئرمن بنے۔ موصوف انجمن معین الطلباء کے سکریٹری بھی رہے۔ نیز اردو لائبریری سے طویل عرصے تک وابستہ رہے۔ لائبریری کی ترقی خصوصاً نادر و نایاب کتابوں کی خریدی میں خصوصی دلچسپی لی۔ شوقی کتاب گھر انہی کا قائم کردہ ہے۔

اسمٰعیل بفاتی حاجی

۱۳/اپریل ۱۹۷۴ء

جہدِ مسلسل اور ثابت قدمی سے کامیابی اور کامرانی حاصل کرنے کی مثال محمد اسمٰعیل بفاتی نے اس طرح پیش کی کہ اب ان کا نام ایک برانڈ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے ہینڈلوم پر مزدوری کے ساتھ بیڑی کے خشک پتے لاکر بیڑی بنانے کی شروعات کی۔ اسمٰعیل بیڑی فرم کی شروعات ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔ اسمٰعیل بیڑی نے انوکھے ذائقے کی وجہ سے شہریان مالیگاؤں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ انہوں نے ۱۹۳۹ء میں بلدیاتی انتخاب میں کامیابی حاصل کی۔ آج اسمٰعیل بیڑی نہ صرف مالیگاؤں بلکہ مہاراشٹر اور دیگر ریاستوں میں بھی مالیگاؤں کا نام روشن کیے ہوئے ہے۔

مسلم مالیگانوی

۱۹۰۱ء ۶/جنوری ۱۹۷۵ء

محمد صدیق مسلم مالیگاؤں کے ان اساتذہ میں شامل ہیں جن سے بڑی تعداد میں ادبا و شعرا نے فیض حاصل کیا۔ انہوں نے ۱۹۱۷ء میں ورنا کیولر فائنل امتحان (ساتویں) میں ضلع بھر میں اول مقام حاصل کیا۔ ۱۹۱۸ء میں مقامی اردو اسکول میں مدرس بنائے گئے۔ ۱۹۵۴ء میں ملازمت سے سبکدوشی اختیار کی اور آبائی صنعت پارچہ بافی سے وابستہ ہوئے۔ انہوں نے صنعت میں بھی کامیابی حاصل کی۔ مدرسہ بیت العلوم، اردو لائبریری، جامع مسجد اور سلیمانی مسجد کے ٹرسٹ میں شامل رہے۔ مسلم نے بڑی تعداد میں نیچرل نظمیں کہیں جو ان کے مجموعۂ کلام 'ہزار انجم' (۱۹۶۹ء) میں شامل ہیں۔ ان کے فن اور شخصیت پر ڈاکٹر ساجد انصاری نے مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی حاصل کی۔ ان کا مقالہ 'مسلم مالیگانوی: فن اور شخصیت' ۲۰۰۷ء میں کتابی صورت میں شائع ہوا۔

بھیگی ہوئی پلکوں کے جلتے ہوئے یہ آنسو
تھرائیں تو انگارے، نکھریں تو ہزار انجم

عقیل رحمانی

۲ رمئی ۱۹۷۷ء

دین محمد ابن عبدالرحمٰن نے موتی پورہ، مالیگاؤں میں آنکھ کھولی۔ انہوں نے حافظ عبدالرحمٰن سے قرآن کی تعلیم پائی اور مولانا عبدالمجید وحید سے اردو فارسی اور عربی پڑھی۔ شاعری کا آغاز کیا تو ۱۹۲۵ء سے تجمل جلال پوری سے بذریعۂ خط وکتابت اصلاح لی۔ استاد نے ہی تخلص عقیلؔ تجویز کیا تھا۔ بعد میں علامہ سیماب اکبرآبادی کی شاگردی میں آ گئے۔ اول زمانے میں غزلیں کہیں لیکن پھر نعت اور حمد کی جانب متوجہ ہوئے۔ اصلاحی نظمیں بھی لکھتے رہے۔ موصوف سماجی مسائل کے حل کے لیے بھی کوشاں رہتے۔ مکہ مسجد، اسلام نگر کے تاحیات ٹرسٹی رہے۔ ان کی کتابوں میں 'گلدستۂ عقیل'، 'نوائے عجم'، 'شاہنامۂ حرمین'، 'جلوۂ فاران'، 'گلزارِ حرم'، 'نغمۂ رحمت' اور 'گلبانگِ حجاز' شامل ہیں۔ مسجد عقیل رحمانی انہی سے منسوب ہے۔

یحییٰ زبیر

۱۹۰۴ء — ۳۰ رجون ۱۹۷۹ء

یحییٰ زبیر موتی تالاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد بورڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ انگریزی زبان پر بھی دسترس پائی۔ موصوف مولانا عبدالحمید نعمانی کے ان قریبی نوجوانوں میں شامل تھے جو مولانا نعمانی کے 'ینگ مسلم کلب' کی اساس ثابت ہوئے۔ مولانا یحییٰ زبیر پارچہ بافی کے کامیاب صنعت کاروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ کاروباری فرد ہونے کے ساتھ تعلیم پرور، ذی شعور اور خداترس انسان تھے۔ وہ مالیگاؤں میونسپل اسکول بورڈ کے رکن اور پھر نائب چیئرمن بھی بنائے گئے تھے۔ موصوف عروس البلاد ممبئی میں طویل عرصے تک قیام پذیر رہے۔ دیارِ غیر میں بھی خدمات خلق جاری رکھی اور انہی سرگرمیوں کی بدولت جمعیت العلماء کے صوبائی صدر مقرر ہوئے۔ مالیگاؤں سوسائٹی آف ایجوکیشن کے محرک رہے جس کے سکریٹری شیخ عثمان صاحب تھے۔ آخری چند برس مالیگاؤں میں ہی گزارے۔ ان کے بیٹوں کے نما حسب ذیل ہیں۔ عبدالباری، عبدالجبار، خلیق الزماں، شفیق الزماں، رفیق الزماں، عتیق الزماں۔ مسجد یحییٰ زبیر انہی سے منسوب ہے۔

خورشید حسن مرزا

۱۱/فروری ۱۹۲۰ء ۱۱/مارچ ۱۹۸۰ء

خورشید حسن مرزا کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پرائمری اسکول اور ثانوی تعلیم اینگلو اردو ہائی اسکول سے حاصل کی۔ انہوں نے ۱۹۴۴ء میں بہاء الدین کالج، جوناگڑھ سے بی اے کیا اور مالیگاؤں کے اولین گریجویٹ افراد میں شامل ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے بی ٹی کی ڈگری بھی حاصل کی۔ اس وقت اینگلو اردو ہائی اسکول میونسپلٹی کے ہی زیر انصرام تھا۔ ۱۹۵۴ء میں انجمن ترقی تعلیم نے اسکول کا انتظام حاصل کیا۔ اسکول کا نام اے ٹی ٹی ہائی اسکول رکھا گیا ساتھ ہی مرزا صاحب کو اسکول کا اولین ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا۔ وہ اچھے مدرس بھی تھے منتظم بھی۔ انہیں سماجی اصلاح کی فکر دامن گیر ہوتی۔ ۱۹۷۸ء میں وہ اس عہدے سے سبکدوش ہوئے اور محض دو برسوں بعد مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

صابر ستار

۱۶/اپریل ۱۹۸۱ء

آزادی کے بعد مالیگاؤں شہر کے اولین ایم ایل اے صابر ستار (۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۷ء) نے ہمیشہ شہر کی فلاح کے لیے جدوجہد کی۔ ان کے ایم ایل اے بنتے ہی مقامی سیاست میں بدر کے باڑے کی مرکزیت ختم ہوگئی۔ انہوں نے صنعتی و تعلیمی ترقی کے لیے کوشش کی۔ رنگین ساڑی کی بھیانک مندی کے زمانے میں ممبئی سے گرے کلاتھ کی بھیمڈ س ڈبل مزدوری پر لاکر بے روزگاری دور کی اسی کے ساتھ اسمبلی فلور پر اہلیانِ شہر کے حق کے لیے اس وقت کے وزیر اعلیٰ مرار جی دیسائی کا گریبان بھی پکڑ لیا تھا۔ جے اے ٹی گرلس ہائی اسکول کے قیام کے لیے ہر ممکنہ مدد کی۔ ایم ایس جی کالج کے قیام کے لیے مالی معاونت کی۔ بیداری کے لیے مولانا عبدالحمید نعمانی کے لیتھو پریس کی خریداری کے لیے معاونت ہو یا دابھاڑی کی گرنا شوگر کوآپریٹیو فیکٹری، انہوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ اپنا سوپر مارکیٹ کے پاس صابر ستار چوک ان کی خدمات کے اعتراف کی ایک صورت ہے۔

علی اکبر

۲۸/نومبر ۱۹۸۱ء

سیاست داں علی اکبر آزادنگر علاقے سے مالیگاؤں میونسپل کونسل کے رکن یعنی کونسلر منتخب ہوئے تھے۔ موصوف عوامی رہنما تھے اور ہمیشہ معاشرتی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اقربا پروری سے دور رہے۔ میونسپلٹی میں گرنا ڈیم سے پانی لانے کی تجویز شبیر سیٹھ کی ایماء پر علی اکبر صاحب نے ہی رکھی تھی جس پر عمل درآمد برسوں بعد کیا گیا۔ آزادنگر علاقے میں قائم میونسپل اسپتال کا علی اکبر صاحب کے نام سے موسوم کیا جانا ان کی خدمات کا اعتراف ہے۔

خان صاحب عبدالرحیم

۱۸۹۶ء — ۳۱/مئی ۱۹۸۲ء

مالیگاؤں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے جن افراد نے محنت کی ان میں عبدالرحیم بابو حکیم المعروف خان صاحب عبدالرحیم کا نام نمایاں ہے۔ خان صاحب ۱۹۲۳ء میں ۲۷/برس کی عمر میں مالیگاؤں میونسپل کونسل کے رکن بنائے گئے نیز ۱۹۲۷ء، ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۵ء کا بھی الیکشن لڑا اور کامیابی حاصل کی۔ ۲۶/مئی ۱۹۳۵ء کو مالیگاؤں میونسپل کونسل کے اولین مسلم صدر بلدیہ منتخب ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں ایم ایل اے کا الیکشن جیتا اور ۱۹۵۲ء تک مسلسل دو میعاد کے لیے ایم ایل اے رہے۔ موصوف نے مقامی صنعت پارچہ بافی کی ترقی کے لیے عملی کوشش کی۔ مالیگاؤں کا اولین کوآپریٹیو ادارہ صنعتی انجمن امداد باہمی ۱۹۳۷ء میں خان صاحب کی ہی کوششوں سے قائم ہو سکا۔ انہوں سیاسی و صنعتی خدمات کے علاوہ سماجی و دینی خدمات بھی انجام دیں۔ مالیگاؤں ہائی اسکول کے قیام میں مالی اعانت، این این واڈیا اسپتال میں زچہ خانہ کی شروعات، شہر کی مسلم اکثریتی آبادی کے پیش نظر مسلم میڈیکل آفیسر کی تقرری کی کوشش، اردو لائبریری کے ذریعے اردو زبان وادب کی خدمت، جامع مسجد ٹرسٹ اور بیت العلوم کے ذریعے دینی خدمات کا سلسلہ ان کے تعمیری مزاج کا ثبوت ہے۔ تاشقند باغ میں رحیمی مسجد آپ ہی کی تعمیر کردہ ہے۔

مولانا عبدالحمید نعمانی

۱۸۹۲ء　　۲۰؍جنوری ۱۹۸۳ء

مولانا عبدالحمید نعمانی حقیقی معنوں میں نابغۂ روزگار شخصیت تھے۔ جہدِ مسلسل کی بدولت وہ شہرعزیز کی وہ خدمت کر سکے جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ صحافت ہو یا ادب، نوجوانوں کی تربیت ہو یا معاشی استحکام، ہر ایک شعبے میں انہوں نے کام کیا۔ ۱۹۲۷ء میں جن ۱۱؍علمائے کرام کو علامۂ وقت مولانا شبیر احمد عثمانی کے ہاتھوں مدرسۂ بیت العلوم کی سند فراغت عطا کی گئی ان میں مولانا نعمانی بھی شامل تھے۔ مختلف شہروں میں عزیمت بھرے تعلیمی سفر کی تفصیلات ان کے سوانح نگار مولانا حنیف ملی نے نقوشِ نعمانی میں تحریر کی ہے۔ مولانا نعمانی کے کارناموں میں اولین اخبار بیداری، ۱۹۳۵ء کا اجراء اور اولین اقامتی درس گاہ معہد ملت (۱۹۵۴ء) کا قیام سرِفہرست ہیں۔ ہارون بی اے کے الفاظ میں، ’اگر غربت اور مفلسی ان کے آڑے نہ آتی اور مولانا آزاد کی طرح کا سیاسی ماحول انہیں بھی ملتا تو ان کا درجہ اور مرتبہ بھی مولانا آزاد سے کسی طرح کم نہ ہوتا‘۔

سیٹھ محمد خلیل

۱۹۲۴ء　　۲۹؍جولائی ۱۹۸۳ء

خلیل سیٹھ کی پرورش ننھیال میں ہوئی تھی۔ ان کے تین ماما تھے۔ موصوف نے ان کے کاروبار کو خوب چمکایا۔ ان کے نانا نے وصیت کی کہ انہیں بھی جائداد میں برابر کا حصہ دیا جائے۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا۔ خلیل سیٹھ نے محنت شاقہ سے اپنے کاروبار کو بلندیوں پر پہنچا دیا۔ ۱۹۵۸ء میں انہوں نے سائزنگ لگائی اس کے بعد چندن پوری روڈ پر پروسیس ہاؤس کی شروعات کی۔ نیز کئی چھوٹے بنکروں کو خود کفیل بننے میں مدد کی۔ ٹیکسٹائل پروسیسنگ کے ساتھ انہوں نے بھینس کا طبیلہ بھی لگایا اور پولٹری فارمنگ بھی کی۔ دارالمطالعہ محمدیہ، بالمقابل اے ٹی ٹی ہائی اسکول قائم کیا اور تہذیب ہائی اسکول کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ مسجد اہلحدیث گولڈن نگر، مسجد اہلحدیث موسم پل اور [illegible] مسجد کی تعمیر کروائی۔ آپ نے اہلحدیث ویلفیئر سوسائٹی بنائی اور اہلحدیث مسجد عیدگاہ کے لیے جگہ وقف کی۔ موصوف کا سب سے بڑا کارنامہ جامعہ محمدیہ منصورہ اور طبیہ کالج کے لیے زمین وقف کرنا ہے۔ اس طرح سیٹھ محمد خلیل ان صنعت کاروں میں شامل ہیں جو حقیقی اور معنوی اعتبار سے مخیرّ قوم کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایس ایم کے ہائی اسکول سیٹھ محمد خلیل سے ہی منسوب ہے۔

عبدالخالق پدن سردار

۱۹۰۹ء — ۶؍جنوری ۱۹۸۴ء

عبدالخالق پدن سردار شہر کے نمایاں صنعت کاروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ادبی ذوق رکھنے والی شخصیت نے علم دوستی کا فریضہ بھی انجام دیا۔سیاسی اعتبار سے کانگریس پارٹی سے وابستہ رہے اور شہر کانگریس کمیٹی کے پندرہ برس تک صدر بھی رہے۔رنگین ساڑی صنعت کے تحفظ وترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ مدرسہ معہد ملت کے قیام اور ترقی میں خصوصی دلچسپی لی۔ الحاج عبدالعزیز سردار اور سیٹھ ربانی سردار انہی کے فرزندان ہیں۔

مولوی محمد عثمانؒ

۱۹۰۵ء — یکم فروری ۱۹۸۴ء

مولوی محمد عثمانؒ مالیگاؤں کے اولین طالب علم تھے جنہوں نے دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت (۱۹۳۲ء) حاصل کی۔انہوں نے نظام آباد، حیدرآباد اسٹیٹ میں تقریباً دس برس وہاں کی جامع مسجد اور عیدگاہ کی امامت کی۔مولانا موصوف کا یہ عہدہ ریاست حیدرآباد میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مساوی تھا۔۱۹۴۹ء میں انہوں نے مدنی مسجد نیاپورہ میں شبینہ مدرسہ ’مدرسہ تقویۃ الاسلام کی بنیاد رکھی۔۱۹۵۳ء میں انگنو سیٹھ کے ملے کی مسجد کی امامت قبول کی تو ساتھ ہی مدرسہ بھی منتقل ہوگیا۔اسی مسجد میں ۱۹۶۸ء میں مولوی محمد عثمانؒ نے مولانا عبدالحق، مولانا محمد الیاس اور مولانا محمد ایوب کی رفاقت اور مولانا حبیب الرحمٰن کی سرپرستی میں جامعۃ الصالحات کی بنیاد ڈالی۔ اس مدرسے میں ملک و بیرون ملک کی طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں۔۲۰۱۸ء میں مدرسہ کے ۵۰؍سالہ جشن کے موقع پر فہرست فارغات بعنوان ’قرطاسِ صالحات‘ کا اجراء کیا گیا تھا۔

اختر مالیگانوی

۱۵/اکتوبر ۱۹۸۴ء

محمد بشیر فقیر محمد، قلمی نام اختر مالیگانوی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ان کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ دو برس کے تھے کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ایک برس یتیم خانے میں گزار کر نانا منشی مدار اللہ مدعا کی سرپرستی میں چلے آئے اور اسی مختصر مدت میں کچھ تعلیم بہم کر لی۔ نانا کا انتقال ہو گیا تو تعلیمی سلسلہ بھی ختم ہو گیا لیکن انہوں نے مطالعہ جاری رکھا اور اساتذہ سے حتیٰ المقدور فیض پاتے رہے۔ دامنِ سخن سے وابستہ ہوئے تو محمد مصطفیٰ کوثر مالیگانوی کی شاگردی اختیار کی پھر ادیب مالیگانوی سے رجوع ہوئے۔ ان کے کئی مجموعے شائع ہوئے۔ 'زبورِ عرفاں'، 'نغمۂ نو'، 'سیال' (رباعیات) لیکن ان کا سب سے بڑا کارنامہ مرزا غالب کے پورے دیوان کی تضمین ہے جسے ۱۹۸۳ء میں گنجینۂ معنی نام سے شائع کیا گیا۔

حافظ تجمل حسین رضوی حشمتی

۱۹۱۹ء ۳۰/اکتوبر ۱۹۸۴ء

حافظ صاحب کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ اجداد کا تعلق ضلع بارہ بنکی کے قصبہ مسولی سے تھا جبکہ والد محترم حافظ غلام دستگیر محلے کے برگزیدہ شخصیات میں شمار کیے جاتے تھے۔ نیز اکھاڑہ مسجد کے امام و خطیب بھی تھے۔ ۱۹۵۲ء سے اپنے والد بزرگوار کے بعد اکھاڑہ مسجد میں امامت حافظ تجمل حسین رضوی حشمتی صاحب انجام دیتے رہے۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شاگرد مولانا حشمت علی خان کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۰ء تک مدرسہ اہل سنت بحر العلوم میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ کلو شاہ بابا کٹی پر عیدگاہ بننے کے بعد نماز اول سے تا حیات امامت کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کی وساطت سے اکابر علمائے اہل سنت سے سرزمینِ مالیگاؤں پر قدم رکھا۔

بیرسٹر سالک انصاری

۱۹۸۵ء

بیرسٹر سالک انصاری کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے ممبئی گئے۔ قیامِ ممبئی کے دوران انجمن ترقی پسند مصنفین کی نشستوں میں شرکت کرتے۔ وہیں کرشن چندر، سردارؔ جعفری، کیفی اعظمی، ساحرؔ اور خواجہ احمد عباس سے دوستانہ مراسم پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں بار ایٹ لاء کرنے کے لیے لندن گئے۔ وکالت میں لندن کے مشہور چار کالجوں میں کسی ایک سے بار ایٹ لاء کرنے والا فرد بیرسٹر کہلاتا ہے۔ بیرسٹر سالک انصاری شہر مالیگاؤں کے اولین مسلم بیرسٹر تھے۔ دورانِ تعلیم انہوں نے انگریزی معاشرے کا قریب سے مشاہدہ کیا۔ انہیں اردو نثر کے ساتھ شاعری سے بھی شغف تھا۔ بی بی سی اردو سروس سے ان کا کلام بھی نشر ہوا۔ وطن واپسی کے بعد موصوف ممبئی کے نامور وکلاء میں شمار کیے گئے۔ ۱۹۷۰ء میں بھیونڈی مسلم کش فساد کے ملزمان کو سزا دلانے کے لیے طویل قانونی لڑائی لڑی۔ ۱۹۷۷ء میں حکومتی وکیل کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ان کا انتقال ممبئی میں ہوا اور وہیں بڑے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

سہیلؔ مالیگانوی

۱۹۱۱ء ۲۳ رفروری ۱۹۸۵ء

عبدالغفور سہیل کی پیدائش ریاست محمود آباد میں ہوئی۔ کم عمری میں ہی والدین انہیں لے کر مالیگاؤں چلے آئے۔ والدین کا انتقال ہوگیا تو ان کی پرورش یتیم خانے میں ہوئی۔ سہیلؔ صاحب نے چوتھی جماعت کامیاب کرکے مدرسی اختیار کی۔ معلّمی کے زمانے ہی میں مولانا یوسف عزیز سے فارسی اور حکیم شہاب الدین سے طبابت سیکھی۔ انہوں نے غزلیں اور نظمیں بھی کہیں لیکن رباعیات پر خصوصی توجہ صرف کی۔ 'سفینہ'، 'درد و فغاں' ان کی رباعیات کے مجموعے ہیں۔ باقیاتِ سہیل ۱۹۸۹ء میں درد و داغ نام سے شائع کیا گیا۔ ۲۰۱۹ء میں ان تمام کو یکجا کر کے 'سفینۂ درد و داغ' احمد عثمانی نے مرتب کیا۔ معروف صحافی اور قلمکار ظ انصاری درد و داغ میں لکھتے ہیں، 'ہماری زبان میں جب کبھی بہترین رباعیوں کا انتخاب نکلے گا وہ ہزار رباعیاں ہوں یا سو دو سو، جوشؔ، انیسؔ، یگانہؔ، فراقؔ، امجدؔ حیدرآبادی اور شادؔ عظیم آبادی کے ساتھ سہیلؔ کا نام لینا اگر کوئی بھولا تو کم نظر شمار کیا جائے گا'۔

عائشہ حکیم

۱۳/جنوری ۱۹۲۶ء ۲۲/جون ۱۹۸۵ء

خانوادۂ حکیم کی نورِ نظر عائشہ حکیم مالیگاؤں کی اولین خاتون گریجویٹ، اولین معلّمہ اور اولین خاتون ایم ایل اے تھی۔ انہوں نے اسمٰعیل یوسف کالج، ممبئ سے ۱۹۴۹ء میں بی اے اور ۱۹۵۱ء میں ایم اے کیا۔ وہ اینگلو اردو ہائی اسکول میں تدریس سے وابستہ رہیں۔ ۵۸-۱۹۵۷ء میں انہوں نے بی ایڈ کیا اور اسی سال مالیگاؤں ہائی اسکول کی پرنسپل مقرر ہوئیں۔ ۱۹۷۲ء میں عائشہ حکیم نے شہر کے اس وقت کے سب سے طاقتور سیاسی رہنما ساتھی نہال احمد کو الیکشن میں شکست دی۔ مالیگاؤں شہر کا واٹر فلٹر پلانٹ انہی کی کوششوں کا ثمرہ تھا۔ 'اجالے ان کی یادوں کے' ان کی شخصیت پر مبنی یادگاری مجلّہ ہے جس میں ان کے ہمعصروں اور شاگردوں کے مضامین یکجا کیے گئے ہیں۔

عبدالمالک عبدالستار سیٹھ

۱۶/جولائی ۱۹۸۵ء

عبدالمالک عبدالستار سیٹھ شہر کے کامیاب ترین صنعت کاروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے کپڑوں کی برآمد میں خاص طور پر کامیابی حاصل کی۔ موصوف نے تجارت میں اس قدر نیک نامی حاصل کی کہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلموں کا بھی اعتبار حاصل رہا۔ انڈسٹریل سوسائٹی کے الیکشن میں حصہ لے کر تین مرتبہ ڈائرکٹر بنے ساتھ ہی مالیگاؤں مرچنٹس کوآپریٹیو بینک کے انتخابات میں حصہ لیا اور دو مرتبہ ڈائرکٹر منتخب کیے گئے۔ وہ مالیگاؤں ہائی اسکول اور جے اے ٹی ہائی اسکول انتظامیہ میں شامل تھے۔ موصوف تہذیب ہائی اسکول کے بنیاد گزاروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

حافظ شمس الضحیٰ

۱۹۲۱ء — ۱۶/اکتوبر ۱۹۸۵ء

حافظ شمس الضحیٰ کی یہ خوبی تھی کہ انہوں نے دین و دنیا دونوں میں کامیابی حاصل کی۔ آپ نے منو مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں ۱۹۴۵ء سے نئی مسجد، بیل باغ میں امامت فرمانے لگے۔ انہوں نے کاروبار بھی خوب سنبھالا ہوا تھا۔ ان کے تعلقات اس وقت کے بڑے بڑے لوگوں سے تھے۔ ملکی سطح پر بھی ان کی قدر و منزلت تھی۔ وہ بوقت ضرورت سفارشی خط دے کر مدد بھی کیا کرتے تھے۔ ان سے فیض پانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان میں معروف خطاط گل ایوبی کا بھی شمار ہوتا ہے۔

عبدالعزیز پچے ی

۱۹۱۷ء — ۹/جون ۱۹۸۶ء (یومِ عید الفطر)

ماسٹر عبدالعزیز پچے ی ۲۰/برس کی عمر میں انجمن ہدایت الاسلام اسکول میں مدرس ہوئے لیکن ایک برس بعد ملازمت ترک کر کے سلاو یہ انجن کی ایجنسی لے لی۔ آپ نے کاروبار میں خوب ترقی کی۔ ۱۹۵۰ء میں مولانا عبدالحمید نعمانیؒ نے پکارنگ کوآپریٹیو سوسائٹی بنائی تو انہیں سوسائٹی کا چیئرمن بنایا گیا اور وہ تاحیات اس عہدے پر فائز رہے۔ انہی کے دور میں قلعہ کمپنی کی موجودہ اراضی خریدی گئی۔ مالیگاؤں ہائی اسکول کی موجودہ جگہ بھی انہی کے مشورے پر خریدی گئی تھی۔ ماسٹر صاحب نے سرگرم سیاست میں حصہ لیا اور نہال احمد کے خلاف میونسپل الیکشن (۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء) میں کامیاب ہوئے۔ جنتا بینک کے اولین بورڈ آف ڈائرکٹرس میں آپ بھی شامل رہے۔ جونے بس اسٹینڈ کے پاس پانی کی سبیل آپ نے ہی جاری کی تھی۔ مسجد عبدالعزیز پچے ی، محوی نگر موصوف سے ہی منسوب ہے۔

جمال الدین لبیب انوری

۲۳؍اکتوبر ۱۹۰۸ء ۹؍جنوری ۱۹۸۷ء

مولانا جمال الدین لبیب انوری نے بیت العلوم میں تعلیم کے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، گجرات میں سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۳۸ء میں انہوں نے سخت مسابقتی امتحان میں کامیابی حاصل کی اور ان کی تقرری بمبئی میونسپل کارپوریشن اسکول میں اسپیشل قرآن ٹیچر کے طور پر ہوئی جہاں انہوں نے سترہ برس کام کیا۔ دورانِ ملازمت ان کی اہلیہ اس دنیا سے چل بسیں اور انہیں قرآن کی تعلیم سے ہٹا کر کلاس ٹیچر بنا دیا گیا تو انہوں نے استعفیٰ دے کر وطن مراجعت کی۔ بڑے قبرستان میں جاری شبینہ مدرسہ کو دن میں جاری کیا۔ آج مدرسہ اسلامیہ ایک عظیم دینی درس گاہ میں بدل چکا ہے۔ انہوں نے مولانا اسحٰق مقصدؔ کی سوانح حیات، افضل السوانح بھی تحریر کی جو ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی۔ اپنا سوپر مارکیٹ میں مسجد اور بڑے قبرستان کے پاس گیٹ انہی سے منسوب ہے۔

ادیبؔ مالیگانوی

۹؍اگست ۱۹۰۹ء ۱۳؍مئی ۱۹۸۷ء

ادیب مالیگانوی کا اصل نام محمد بشیر تھا۔ ورنا کیولر امتحان پاس کرنے کے بعد وہ درس و تدریس (۱۹۲۷ء سے ۱۹۶۰ء) سے وابستہ ہو گئے۔ بعد میں احمد آباد سے ٹیچر ٹریننگ کورس (۱۹۴۰ء) بھی کیا۔ اسی دوران دس برس صدر مدرس بھی رہے۔ آپ نے شاعری میں تجمل حسین تجمل جلال پوری کی شاگردی اختیار کی بعد میں قدیر ایولوی سے استفادہ کیا۔ ملک بھر کے مختلف رسائل میں ان کا کلام شائع ہوتا رہا اور وہ الگ الگ علاقوں میں مشاعروں میں شریک ہوتے اور اپنی شاعری و ترنم کا جادو جگاتے۔ عرصۂ دراز تک مالیگاؤں ان کی نسبت سے مشہور رہا۔ ۱۹۳۰ء میں انہوں نے ادبی انجمن قصر الادب قائم کی جس میں تقریباً چالیس شعرا (بیشتر شاگردانِ ادیبؔ) تھے۔ ۱۹۵۸ء میں مولانا عبدالحمید نعمانی کا بیداری پریس خرید کر اس کا نام شوکت پریس رکھا جہاں سے کئی مجموعے اور کتابیں شائع ہوئیں۔ ستارے (۱۰۰؍اشعار کا انتخاب، ۱۹۴۲ء)، 'تبسم' (۸۰؍غزلوں کا مجموعہ، ۱۹۶۰ء) اور 'چراغِ رہ گزر' (تعزیتی اور تہنیتی نظموں کا مجموعہ، ۱۹۸۸ء) ان کی یادگار ہیں۔ ان کے نامور شاگردوں میں ڈاکٹر اشفاق انجم، احمد نسیم بینا نگری، عزیزی ادیبی، حکیم ندیم ادیبی اور حکیم رازی ادیبی وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔

محسنِ ادب شکیل سیٹھ

۳۰/اکتوبر ۱۹۸۷ء

شکیل سیٹھ نے شہرِ عزیز میں ادبی محفلوں کو سجانے میں اہم کردار ادا کیا۔ موصوف پارچہ بافی صنعت سے منسلک صنعت کار تھے لیکن ادب پرور اور ادب شناس شخصیت تھے۔ مقامی سطح پر ادبی پروگراموں کے انعقاد کے علاوہ بیرون شہر سے شعراء اور قلمکاران کو مدعو کرتے اور ان کی عزت افزائی کرتے۔ شعراء کی ضیافت کا انتظام بھی کیا جاتا۔ ان کی دعوت پر ملک کے بہت سارے ادباء، شعراء اور قلمکاران مالیگاؤں تشریف لائے۔ عتیق احمد عتیقؔ نے مجموعہ ٔ کلام 'نورِ فردا' کا انتساب انہی کے نام کیا ہے۔ اسلام پورہ انصار روڈ پر ایک چوک ان سے منسوب ہے۔

عبدالسلام اظہرؔ

۱۹۵۸ء — ۳۰/دسمبر ۱۹۸۸ء

عبدالسلام اظہرؔ مالیگاؤں کے ان چند شعرا میں شامل ہیں جن پر دوسروں کی چھاپ مشکل سے نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں در آئے الفاظ کی بندشیں اور تراکیب دوسروں سے جدا تھیں۔ کم عمری میں ہی خیالات کی پختگی نے سب کو چونکا دیا۔ محض ۳۰/برس کی مختصر عمر میں اظہرؔ نے بہت ساری زندگیاں جی لیں۔ انہیں مہلک مرض T.B. نے گھیر لیا تھا۔ اسی مرض میں ان کا انتقال ہوا۔

بعد از مرگ ان کا مجموعہ ٔ کلام ڈاکٹر ہارون فراز و رفقا کی کوششوں سے ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔ مجموعہ ٔ کلام 'انا البحر' کا دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۹ء میں اسمٰعیل وفاؔ کی کوششوں سے منظر عام پر آیا۔ اظہرؔ کا درج ذیل بہت مشہور ہے۔

سلگتی ریت میں تلوے لہو لہو کرنا
پھر اس کے بعد گلابوں کی آرزو کرنا

منشی نصیر مالیگانوی

۱۹۰۴ء ۹/اکتوبر ۱۹۸۹ء

منشی عبدالمجید نصیر مالیگاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کا آبائی وطن مئو، اعظم گڑھ ہے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد شبینہ مدرسہ عین العلوم میں تعلیم حاصل کی۔ فارسی پر دسترس حاصل کی۔ انگریزی، گجراتی اور مراٹھی بھی سیکھی۔ شاعری میں صدیق حسن شوؔق کے شاگرد ہوئے۔ موصوف نے بزمِ عزیزی کی صدارت کے ذریعے بھی فروغِ ادب کا کام کیا۔ ان کا مجموعۂ کلام 'فکرِ بلند' ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔ محمد حذیفہ ہدائی، چیئرمن دارالعلم انگلش اسکول، موصوف کے پسرزادے ہیں۔

علامہ وقاؔر حیدری

۲/اگست ۱۹۹۰ء

علامہ وقاؔر حیدری شہرِ عزیز کے استاد شعراء میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان سے فیض پانے والے شاگردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ان میں ۱۷ شاگردوں کے مجموعہ ہائے کلام منظرِ عام پر آئے۔ ان کے مشہور شاگردوں میں نشاؔط شاہدوی، مقیم اثؔر بیاولی، اسحٰق خضر، انیس نیر، قاری نذیر تابش، صالح ابن تابش اور انصاری محمد رضاؔ وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ ان کا انتقال یومِ عاشورہ کا ہوا تھا۔ ان کی نمازِ جنازہ دو مرتبہ ادا کی گئی ایک مرتبہ شیعہ اثنا عشری افراد نے نماز ادا کی اور دوسری نمازِ جنازہ اہلِ سنت والجماعت کے افراد نے پڑھی۔

وقاؔر صاحب کا کوئی مجموعۂ کلام شائع نہیں ہو سکا۔ ان کی حاصل شدہ غزلوں کو، میسر کلام کو یکجا کر کے اسمٰعیل وفاؔ نے مجموعۂ کلام 'حاصلِ خودی' مرتب کیا جو ہنوز شائع نہیں ہو سکا۔

احمد نسیم مینا نگری

۲؍فروری ۱۹۳۲ء　　　　۲۵؍فروری ۱۹۹۱ء

احمد نسیم مینا نگری کا اصل نام نسیم خان مردان خان تھا۔ ان کی پیدائش دھرن گاؤں، ضلع جلگاؤں میں ہوئی۔ کم عمری میں مالیگاؤں آئے، میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور جامعہ اردو علیگڑھ سے ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ صحافت میں اخبارات 'نوائے مشرق'، 'پسینہ' اور 'ثبات' جاری کیا۔ شاعری میں ادیبؔ مالیگانوی کے شاگرد رہے۔ نظموں کا مجموعہ 'شعورِ حیات'، غزلوں کا مجموعہ 'زرخواب' اور جدید غزلوں اور نظموں کا مجموعہ 'خاک رنگ' شائع ہو چکے ہیں۔ سیاست میں اولاً مسلم لیگ کی طرف جھکاؤ رہا بعدہٗ ذہنی طور پر فکری اسلامی اور سیاسی طور پر کانگریس سے وابستہ ہوئے اور عمر بھر آخر تک جڑے رہے۔ موصوف مالیگاؤں شہر کانگریس کے صدر بھی رہے۔

قاری محمد حسین اشرفی

۱۸۹۵ء　　　　۱۵؍اگست ۱۹۹۱ء

قاری محمد حسین ابن مدار بخش ڈیرہ بابو گنج، الٰہ آباد میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ والدہ انہیں لے کر اپنے بھائی نبو پہلوان (مالیگاؤں) کے یہاں چلی آئیں۔ دینی تعلیم کے لیے انہیں بیت العلوم میں داخل کیا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں علامہ شبیر احمد عثمانی کے ہاتھوں سند فراغت سے نوازے گئے۔ بعد ازاں مدرسہ کے اخراجات پر مدرسہ سبحانیہ، الٰہ آباد میں قرأت و تجوید کی تعلیم کے لیے روانہ کیا گیا۔ مالیگاؤں واپسی کے بعد قاری صاحب دوبارہ اپنے خرچ پر مدرسہ سبحانیہ، الٰہ آباد گئے اور قرأتِ سبع کی تکمیل کی۔ مالیگاؤں مراجعت کے بعد بیت العلوم میں تجوید و قرأت کی تعلیم شروع کی۔ حضرت مولانا اسحٰق مقصدؔ کے حکم پر علم الفرائض سیکھا اور حضرت کی نگرانی میں فتوے تحریر کرنے لگے۔ اسی علم میں مہارت کے سبب انہیں مفتی مہاراشٹر کے خطاب سے نوازا گیا۔ مولانا نقی کو مدرسہ بیت العلوم کی صدر مدرسی سے سبکدوش کر دیا گیا تو حافظ محمد ثوبان اور قاری محمد حسین اشرفی بھی مستعفی ہو گئے۔ گھریلو صنعت پارچہ بافی پر توجہ دی، مطالعۂ کتب اور فتویٰ نویسی کے ساتھ مسجد قصاب باڑہ میں تجوید و قرأت کی تعلیم دینے لگے۔ قاری صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ 'تیسیر الطبع فی اجراءِ السبع' کی تالیف ہے۔ اس سے قبل قرأت سبع و عشرہ کی کتابیں عربی زبان میں تھیں۔ قاری صاحب نے عرق ریزی کے ساتھ اس کارنامے کو انجام دیا۔
یہ کتاب دو جلدوں میں بالترتیب ۱۹۷۱ء اور ۱۹۸۴ء میں مالیگاؤں سے شائع ہوئی۔

الطاف سلطان پوری

۱۹۲۵ء
۳؍فروری ۱۹۹۲ء

الطاف سلطان پوری کی پیدائش سلطان پور، اتر پردیش میں ہوئی۔ جوانی کے ایام میں انگریزی فوج کے ملازم کے طور پر دوسری جنگِ عظیم میں برما کے محاذ میں شامل رہے۔ بعد ازاں مالیگاؤں چلے آئے اور مزدوری کرنے لگے۔ موصوف نے غزلیں بھی کہیں، حمد اور نعت بھی لیکن زیادہ توجہ نعت پاک ﷺ پر صرف کی۔ انہوں نے علامہ وقار حیدری سے اصلاح لی۔ ان کے صاحبزادے حمزہ زریاب بھی وقار صاحب سے وابستہ تھے۔ بعد از مرگ ۱۹۹۴ء میں الطاف سلطان پوری کا نعتیہ مجموعہ 'رودِ بخشش' شائع ہوا۔ وسیم احمد سٹی بک ڈپو، حضرت کے پسر زادے ہیں۔ مہاڈا پلاٹ میں 'الطاف سلطان پوری چوک' انہی سے منسوب ہے۔

ڈاکٹر محمود انصاری

۲؍جون ۱۹۹۲ء

ڈاکٹر محمود انصاری ولد امین الدین کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ان کے والد محترم حکیم تھے۔ انہیں بھی طب کا شوق تھا اسی لیے ڈاکٹر دھڑ پڑے کے اسپتال میں پریکٹس شروع کی۔ بعد میں اپنے والد کے نام سے امینیہ دواخانہ جاری کیا۔ دواخانے میں بلا تفریق مذہب و ملت خدمت انجام دی۔ مالیگاؤں میں پہلی ایکس رے مشین ۱۹۵۲ء میں (GCE کمپنی، USA) اپنے دواخانے میں شروع کی تھی۔ موصوف مالیگاؤں ہائی اسکول کی انتظامیہ میں شامل رہے اور ہمیشہ دس ِت تعاون دراز رکھا۔ وہ تہذیب اسکول کے بنیاد گزاروں میں شامل رہے۔ ان کے والد سے منسوب امینیہ مسجد (آزاد نگر) انہوں نے ہی تعمیر کروائی۔ ڈاکٹر صاحب کے فرزندان ڈاکٹر مختار الحسن اور بشیر انصاری مالیگاؤں میں رہے اور دو بیٹوں مسعود انصاری اور مسلم انصاری نے امریکہ میں گھر بسا لیا۔ ڈاکٹر صاحب کے خانوادے نے ان سے منسوب بستی باغِ محمود بسانے کی کوشش کی ہے۔

مولانا عبدالقادر

۱۹۱۲ء　　　　۲۱؍نومبر ۱۹۹۲ء

مولانا عبدالقادر کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ مدرسہ بیت العلوم میں عالمیت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ دارالعلوم دیوبند چلے گئے اور وہاں سے ۱۹۳۷ء میں سند فراغت حاصل کی۔ مولانا نے تحریکِ آزادی میں بھی حصہ لیا اور انڈین نیشنل کانگریس کی مقامی شاخ کے اہم عہدوں پر فائز رہے۔ معہد ملت کے بانیان میں ان کا بھی شمار کیا جاتا ہے۔ مولانا عبدالحمید نعمانی کے دہلی چلے جانے کے بعد تین برس تک معہد ملت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ وہ مسلمانوں کی سماجی و معاشی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ مولانا موصوف کو دارالعلوم دیوبند کا رکنِ شوریٰ بھی بنایا گیا۔ مولانا عبدالقیوم قاسمی، مولانا عبدالقادر کے ہی فرزند ہیں۔

امین عشرت لودھی

۱۱؍دسمبر ۱۹۹۲ء

محمد امین عشرت شاعر بھی تھے اور تعلیمی شخصیت بھی۔ موصوف سیاسی طور پر بھی متحرک رہے۔ اولاً مسلم لیگ کے رکن رہے بعد میں کانگریس پارٹی سے تاعمر وابستہ رہے۔ ۱۹۵۱-۵۲ء میں مالیگاؤں میونسپل اسکول بورڈ کے چیئرمن بنائے گئے۔ انہوں نے اخبار 'تہذیب' بھی جاری کیا تھا۔ عشرت صاحب جے اے ٹی ٹرسٹ اور انجمن معین الطلباء کے سکریٹری رہے۔ انہیں بڑا قبرستان ٹرسٹ کا چیف ٹرسٹی بنایا گیا تھا۔ ان کے فرزند ایڈوکیٹ لودھی نیاز احمد کامیاب وکیل ہیں۔ مسجد امین عشرت (بڑا قبرستان، شمالی گیٹ) موصوف سے ہی منسوب ہے۔

مولانا عبدالستار اعظمی

۱۹۰۲ء — ۷؍جنوری ۱۹۹۴ء

مولانا عبدالستار اعظمیؒ مالیگاؤں کے ان علمائے کرام میں شامل ہیں جنھوں نے مقامی سطح پر بھی خدمات انجام دیں اور دیارِ غیر میں بھی کامیابی نے ان کے قدم چومے۔ مولانا اعظمیؒ مدرسہ بیت العلوم کے صدر مدرس (۔۔۔۔۔) رہے۔ آپ نے مدرسہ سراج العلوم، دھولیہ اور مدرسہ امدادیہ، ممبئی میں بھی درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ بعدازاں ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں شیخ الحدیث کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وطن واپسی کے بعد فی سبیل اللہ عملیات کے ذریعے لوگوں کا علاج ومعالجہ کرتے رہے۔ جامعۃ الصالحات سے عائشہ حکیم چوک تک کی سڑک ان ہی سے منسوب ہے۔ نیز محلّہ عبدالستار اعظمی نگر کا نام ان ہی کے نام پر رکھا گیا ہے۔

پروفیسر نذیر احمد انصاری

۲۵؍دسمبر ۱۹۳۱ء — ۹؍جنوری ۱۹۹۴ء

پروفیسر نذیر احمد انصاری ابن ماسٹر عبدالمجید تاجن مالیگاؤں میں پیدا ہوئے۔ اینگلو اردو ہائی اسکول سے SSC کرنے کے بعد اسماعیل یوسف کالج میں داخل ہوئے۔ انٹر آرٹس میں ناکام ہوئے لیکن ۱۹۵۷ء میں بی اے کیا اور مالیگاؤں واپس آکر مالیگاؤں ہائی اسکول میں مدرسی اختیار کی۔ دورانِ ملازمت ہی بی ایڈ کرنے کے لیے ممبئی گئے اور پھر اردو فارسی سے ایم اے اور بعد میں صرف فارسی مضمون سے ایم اے مکمل کیا اور ایم ایس جی کالج میں پڑھانے لگے۔ اسی کالج میں صدر شعبۂ اردو و فارسی بنے۔ انہوں نے ڈرامے لکھے جسے کامیابی کے ساتھ اسٹیج کیا گیا۔ وہ ڈرامہ نگاری، اداکاری اور ڈراموں کو اسٹیج کرنے کے لیے طلباء کو حوصلہ دیتے۔ ان کے طلبہ میں سراج دلار، صالحؔ ابن تابشؔ، مختار یونس اور اسحٰق خضرؔ نے اس فن میں خصوصی توجہ صرف کی۔

محمد حسن دانش

یکم مارچ ۱۹۲۳ء ۱۸/اپریل ۱۹۹۵ء

محمد حسن دانش کی پیدائش مالیگاؤں کے ایک غریب گھرانے میں ہوئی۔ انہوں نے اینگلو اردو ہائی اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد دیولالی، ناشک سے فزیکل اور کرافٹ کی ٹریننگ حاصل کی اور وہیں فوجی کیمپ میں انگلش ٹیچر کے طور پر کام کرنے لگے۔ مالیگاؤں آئے تو یہاں اینگلو اردو ہائی اسکول میں فزیکل ٹیچر بن گئے۔ وہ ایک کامیاب شاعر بھی تھے۔ شاعری میں انہوں نے سہیل مالیگانوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ نیز خسر مسلم مالیگانوی سے بھی استفادہ کیا۔ انہوں نے نظمیں بھی کہیں اور غزلیں بھی لیکن سہرے اور رخصتی کے لیے بہت مشہور ہوئے۔

مختار یونس

۱۹۴۱ء ۱۵/اپریل ۱۹۹۷ء

مختار یونس کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں مالیگاؤں ہائی اسکول سے میٹرک پاس کیا اور ممبئی کے اسمٰعیل یوسف کالج میں داخلہ لیا لیکن بیماری کی وجہ سے واپس آنا پڑا۔ ان کی تقرری میونسپل پرائمری اسکول میں ہوئی۔ چار برس بعد وہ مالیگاؤں ہائی اسکول سے وابستہ ہوئے۔ مختار یونس نے طنزیہ و مزاحیہ مضامین بھی لکھے اور مزاحیہ نظمیں بھی۔ انہوں نے روزنامہ ہندوستان ہفت روزہ البیان ہفت روزہ چورن، عبدالرحمٰن شیخ کے اخبار داعی، اقبال قریشی کے 'ندائے مالیگاؤں' وغیرہ میں مزاحیہ کالم بھی تحریر کیے۔ عتیق شعبان صاحب نے ان کے کلام کو مرتب کیا جو 'مزاحیہ کلام مختار یونس' کے طور پر ۲۰۲۱ء میں شائع ہوا۔

مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمی

۱۹۴۶ء ۱۲؍اگست ۱۹۹۷ء

مولانا محفوظ الرحمٰن ابن ضیف اللہ موضع برگدوا، تحصیل بانسی، ضلع بستی، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ گاؤں کے مکتب میں تعلیم کے بعد مدرسہ مفتاح العلوم، مئوناتھ بھنجن میں داخلہ لیا۔ بعد ازاں مدرسہ رحمانیہ، ہاپوڑ، ضلع میرٹھ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں دارالعلوم دیوبند پہنچے اور ۷؍برس کی تعلیم کے بعد ۱۹۶۷ء میں سند فراغت سے نوازے گئے۔ اسی سال دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا عبدالقادر دیوبند پہنچے اور وہ مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمی صاحب کو اپنے ساتھ مالیگاؤں لے آئے۔ مولانا موصوف بیت العلوم میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز کیے گئے جس پر وہ تادمِ آخر قائم رہے۔ مولانا زبردست مقرر تھے۔ موصوف کے انتقال کے بعد ان کے فرزندان نے ان کی ۱۱؍تقاریر کا مجموعہ 'خطباتِ محفوظ' مئی ۲۰۰۱ء میں شائع کروایا۔

مولانا عبدالحق

۱۹۰۶ء ۱۹؍جولائی ۱۹۹۸ء

مولانا عبدالحق رازی معہد ملت اور جامعۃ الصالحات کے بانیان میں شامل تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۴ء میں دارالعلوم دیوبند سے سندِ فراغت حاصل کی۔ وہ مولوی محمد عثمان کے بہنوئی اور رفیق کار تھے۔ مولانا رازی کو مدرسہ عین العلوم، حافظ العلوم، معہد ملت اور جامعۃ الصالحات جیسے اداروں میں تدریس کے مواقع نصیب ہوئے۔ مولوی محمد عثمانؒ کے انتقال کے بعد مولانا رازی جامعۃ الصالحات کے مہتمم بنائے گئے۔ مشرقی اقبال روڈ سے ملحق مسجد مولوی عبدالحق رازی، ان ہی سے منسوب ہے۔

اکبر مرزا

اکتوبر ۱۹۴۷ء　　　۱۶/ اکتوبر ۱۹۹۸ء

اکبر مرزا نے اردو کتابت کے لیے مہاراشٹر بھر میں نام کمایا۔ انہوں نے بال بھارتی، پونے کی نصابی کتابوں کی بھی کتابت کی۔ بطورِ کاتب مختلف رسائل اور اخبارات سے وابستگی کے ساتھ ادارہ جات کے لوگو کی تیاری اور ربری سکے (اسٹامپ) بنانے کے لیے مشہور ہوئے۔ روزنامہ 'شامنامہ' کے علاوہ 'شہریار'، 'ہاشمی آواز'، 'یورش'، 'شوق'، 'سٹیزن ٹائمز' اور 'حیاتِ نو' کے ٹائٹل انہی کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ مالیگاؤں کے مقامی ادارے جنتا کوآپریٹو بینک، اے ٹی ٹی ہائی اسکول، ترقی تعلیم اور طالب علم وغیرہ کے ساتھ اسمٰعیل بیڑی فرم کا لوگو بھی موصوف نے ہی تیار کیا۔ انہوں نے شاعری بھی کی، ان کا شعر مشہور ہے۔

موت کی سرحد پہ ٹوٹا زندگانی کا بھرم
کون ہے جو اس جہاں میں مستقل زندہ رہا

شیخ محمد حسینہ وکیل

۷/ جنوری ۱۹۰۹ء　　　۲۶/ دسمبر ۱۹۹۹ء

شیخ محمد حسین عبدالحمید فاروق حکیم کے دوسرے بیٹے تھے۔ انہوں نے میٹرک امتحان کے بعد دھولیہ میں تعلیم حاصل کی اور پھر سرکاری وظیفے پر ڈیکن کالج پونہ سے بی اے آنرز اور ۔۔۔کالج پونے سے ایل ایل بی کیا۔ تعلیم مکمل ہونے کے بعد مالیگاؤں میں وکالت کی شروعات کی اور حسینہ وکیل کے طور پر مشہور ہوئے۔ وہ چار برس تک سرکاری وکیل بھی رہے۔ مالیگاؤں میں قیام کے دوران ان کی حکمت عملی کی بدولت مالیگاؤں میونسپلٹی میں مسلم صدر بلدیہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ آپ کو میونسپل اسکول بورڈ کا چیئرمن بھی نامزد کیا گیا تھا۔ حسینہ وکیل نے جوڈیشیل سروس کا امتحان کامیاب کیا اور مالیگاؤں کے اولین مسلم جج بنے۔ سینئر دیوانی جج کے طور پر وہ بہت مشہور ہوئے۔ ریاست مہاراشٹر کی تشکیل کے بعد انڈسٹریل لیبر کورٹ کی ضرورت ہوئی تو انہیں بہت زیادہ اختیارات دیئے گئے۔ حتیٰ کہ ۱۹۶۶ء میں سبکدوشی کے بعد بھی شیخ صاحب کو تین برس ۔۔۔۔جج کے طور پر عہدے کی توسیع کی گئی۔ وہ مہاراشٹر بورڈ آف انڈسٹریل آربیٹریشن کے رکن رہے۔ موصوف کا انتقال پونہ شہر میں ہوا۔

مولانا محمد حنیف ملی

۱۹۴۰ء   ۱۱رفروری ۲۰۰۰ء بروز جمعہ

مولانا محمد حنیف ملی کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ان کے والدِ محترم دستی کرگھے پر کام کیا کرتے تھے۔ پرائمری اسکول میں ساتویں جماعت کامیاب کرکے اے ٹی ٹی ہائی اسکول میں داخل ہوئے لیکن پھر والدِ محترم نے انہیں معہد ملت میں داخل کردیا۔ معہد ملت سے سندِ فضیلت حاصل کرنے کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور وہاں سے فراغت کے بعد مالیگاؤں میں ہی مادرِ علمی سے وابستہ ہوگئے۔ مولانا بہترین خطیب تھے۔ مساجد میں نمازِ جمعہ سے قبل اور چوک چوراہوں پر مختلف پروگراموں میں جادو بیانی کا جلوہ بکھیرتے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر مضامین کا ڈھیر لگادیا۔ نیز کتابوں کے پیش لفظ بھی تحریر کیے۔ موصوف کی کئی کتابیں شائع ہوئیں جن میں 'سفرنامہ چین'، 'نقوشِ چین' (۱۹۸۷ء) اور 'سوانح مولانا عبدالحمید نعمانی'، 'نقوشِ نعمانی' (۱۹۹۷ء) بہت اہم ہیں۔ جونی مسجد؛ یہ لہ باغ سے متصل حنیف ملی ہال اور عبدالعزیز کلو اسٹیڈیم کے سامنے محلّہ مولانا حنیف ملی نگر انہی سے منسوب ہے۔

ڈاکٹر شیخ سلیم

۱۲ردسمبر ۱۹۲۰ء   ۳رجون ۲۰۰۰ء

ڈاکٹر محمد سلیم شیخ کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ انہوں نے اینگلو اردو ہائی اسکول سے ۱۹۳۸ء میں میٹرک کیا اور مزید تعلیم کے لیے ممبئی گئے۔ اسماعیل یوسف کالج، ممبئی سے انہوں نے انٹرسائنس پاس کیا اور گرانٹ میڈیکل کالج، ممبئی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ لیا۔ ۱۹۴۶ء میں ان کی پڑھائی مکمل ہوئی۔ اسی زمانے میں وطن واپسی کے بعد نہ صرف طب سے وابستہ ہوئے بلکہ مقامی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ میونسپل کونسلر اور اس کے بعد صدر بلدیہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے سیاست برائے تعمیر میں حصہ لیا بعد میں سیاست سے کنارہ کش ہوگئے۔

حاجی شبیر احمد

۱۹/ستمبر ۱۹۳۲ء   ۱۰/اگست ۲۰۰۱ء

شبیر احمد حاجی غلام رسول ۱۹۶۲ء میں میونسپل الیکشن جیت کا میدانِ سیاست میں وارد ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں صدر بلدیہ کے عہدے پر متمکن ہوئے۔ ۱۹۷۸ء میں نئے قانون کے مطابق براہ راست عوامی ووٹوں سے صدر بلدیہ کے انتخاب کا سسٹم میونسپل سیاست میں پہلی اور آخری بار لایا گیا تو اہم مقابلہ ڈاکٹر نول رائے شاہ (جنتا پارٹی) اور شبیر سیٹھ (کانگریس) میں تھا۔ اس انتخاب میں شبیر سیٹھ کی جیت مقبولیت کی دلیل ہے۔ ۱۹۸۵ء میں وہ تیسری بار صدر بلدیہ بنائے گئے۔ ان کی مدتِ کار میں سلاٹر ہاؤس، عبدالعزیز کلو اسٹیڈیم، ٹیپو سلطان ٹاور، بنکر بازار، عائشہ قبرستان زمین خریدی وغیرہ تعمیری کاموں کا ریکارڈ رہا۔ ۱۹۹۳ء میں شبیر سیٹھ نے خدمت حجاج کمیٹی کا بھی قیام کیا تھا۔ ودھان پریشد میں ایم ایل سی (۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۵ء) کے طور پر منتخب ہونے والے وہ شہر کے اولین مسلم رہنما تھے۔

ہارون احمد انصاری

۱۹۲۳ء   ۱۱/اگست ۲۰۰۱ء

ہارون انصاری نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے میونسپل کونسلر سے رکن اسمبلی کا سفر تیزی سے طے کیا۔ انہوں نے مقامی سیاست کو نیا رخ دے کر نئی نسل کی سیاسی تربیت کی۔ اسی وجہ سے انہیں بابائے سیاست کہا گیا۔ شبیر سیٹھ اور نہال احمد کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے عزم کیا کہ میں اس شہر کے خواتین کے ماتھے سے ناخواندگی کا کلنک مٹا دینا چاہتا ہوں۔ ان کے اس خواب کی تعبیر جے اے ٹی ٹرسٹ کی صورت سامنے آئی جہاں مسلم بچیاں محفوظ ماحول میں کے جی تا پی جی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ہارون انصاری ہائی اسکول اور ہارون انصاری اسپتال انہی سے منسوب ہیں۔ عبدالحلیم صدیقی نے ہارون انصاری اور شبیر سیٹھ کی مختصر سوانح تحریر کی جو 'ہمارے رہنما' کی صورت شائع ہوئی۔

مولانا محمد الیاس

۱۹۱۵ء — ۲۰۰۱ء

مولانا محمد الیاس عبدالعزیز کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ مدرسہ بیت العلوم سے تعلیم حاصل کی۔ یہاں انہوں نے مولانا نقی سے عربی اور مولانا یوسف عزیز سے فارسی سیکھی۔ بیت العلوم سے فراغت کے بعد ڈابھیل پہنچے اور یہاں ۶/ماہ گزار کر دارالعلوم دیوبند چلے گئے۔ اس مدرسے سے انہوں نے ۱۹۳۶ء میں سندِ فراغت حاصل کی اور مالیگاؤں واپس آکر بھاؤ میاں مسجد میں امامت فرمانے لگے۔ بعد میں مینارہ مسجد میں امامت اور معہد ملت میں ۱۴/برس تدریسی خدمات انجام دیں۔ بعدازاں جامعۃ الصالحات میں بھی لڑکیوں کو علم دین کی تعلیم دیتے رہے۔ جہاں سے ۱۹۹۱ء میں علیٰحدگی اختیار کرلی۔ مولانا نے مینارہ مسجد میں درسِ قرآن کا سلسلہ جاری کیا۔ موصوف ہر جمعہ کو تفسیر قرآن کرتے لیکن چھ سات برس میں پندرہ پاروں کی تفسیر بیان کرسکے۔

صوفی الیاس چشتی

۱۹۲۰ء — ۶/مئی ۲۰۰۴ء

صوفی محمد الیاس چشتی کی ولادت احمد آباد میں ہوئی۔ آپ نے ممبئی سے گریجویشن کیا۔ کالج کے دنوں میں فٹ بال میچ کے لیے بطور کپتان ٹیم کے ساتھ دہلی کا سفر کیا اور حضرت محبوبِ الٰہی کے دربار میں حاضری دی۔ اسی دوران ان کی مختصر ملاقات صوفی عبدالعزیز حسنی سے ہوئی جس کے بدولت ان کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ممبئی واپسی کے باوجود معمولات دنیا سے دل اوب چکا تھا۔ انہوں نے راہِ سلوک اختیار کی اور صوفی عبدالعزیز میاں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیرومرشد کے ہمراہ مختلف علاقوں کا سفر اختیار کیا اور ان ہی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ۱۹۶۹ء میں مالیگاؤں تشریف لائے۔ بعدازاں پھر سفر اختیار کیا۔ دوبارہ ۱۹۹۰ء میں مراجعت کی تو حیاتِ ظاہر کے ۱۲/برس مالیگاؤں میں ہی گزار دیئے۔ موصوف نے پریشان حال لوگوں کی دادرسی کی، مشکل حالات میں ہمت نہ ہارنے کا حوصلہ دیا۔ حضرت سے مستفید ہونے کے لیے ہی خانقاہ الیاسیہ قائم کردی گئی تھی۔ ان کا وصال مالیگاؤں میں ہوا اور وصیت کے مطابق مالیگاؤں میں تدفین عمل میں آئی۔

صوفی محمد الیاس جوش

۲۷/دسمبر ۱۹۱۹ء ۔۔۔ ۱۷/جنوری ۲۰۰۶ء

صوفی سلسلہ چشتی صابری سے تعلق رکھنے والے حضرت صوفی الیاس جوش پیا سرکار کی ولادت مالیگاؤں میں ہوئی۔ مدرسہ بیت العلوم میں ۵/سال تعلیم کے بعد موصوف کو سـ ند ِد فراغت عطا کی گئی۔ صوفی صاحب نے ہینڈلوم پر بنائی کا کام بھی کیا اور پاورلوم کے مـ یکـ ذیک بھی رہے۔ آزادی سے قبل ہی حضرت نے گھریلو صنعت سورج چھاپ گرم مسالہ (رجسٹرڈ ۱۹۹۵ء) شروع کی۔ حضرت نے سالکین کی اصلاحِ نفس کے لیے کتابچہ 'معمولات یومیہ محمدیہ و مختصر نصاب اصلاح نفس تحریر کیا جو ۱۹۸۶ء میں طبع ہوا۔ دوسرا رسالہ 'الاحسان' ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔ جوش پیا سرکار کی خانقاہ امداد نگر میں واقع ہے۔ موصوف اسی خانقاہ میں سپرد لحد کیے گئے۔

مولانا عبدالرشید عثمانی

۱۵/جولائی ۱۹۳۴ء ۔۔۔ ۱۰/اپریل ۲۰۰۶ء

مولانا عبدالرشید عثمانی کی پیدائش چالیس گاؤں، ضلع جـ لـ گاؤں میں ہوئی۔ آپ نے اسکولی تعلیم مالیگاؤں میں اور دینی تعلیم مرکزی درس گاہ رامپور میں حاصل کی۔ کم عمری میں ہی جماعت اسلامی سے وابستہ ہوئے۔ انہیں امیـ ِر مقامی اور بعد میں امیر حـ لـ قہ ٔ مہاراشٹر بنایا گیا۔ آپ کی امارت میں سب سے بڑا کام مراٹھی ترجمہ ٔ قرآن 'دِویہ قرآن' کی اشاعت ہے۔ مولانا موصوف کے مضامین ملک کے موقر اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہے مگر رسالہ 'زندگ ی نو' میں آپ کا درسِ حدیث کافی مقبول رہا۔ ایک کتاب 'قبر کی پکار' مرکزی مـ کـ تـ بہ ٔ اسلامی، نئی دہلی سے شائع ہوئی جو اگرچہ زیادہ ضخیم نہ تھی مگر مضمون کے لحاظ سے کافی مقبول ہوئی۔ عبدالعظیم فلاحی صاحب، انہی کے صاحبزادے ہیں۔

شوکت عزیز

٦/نومبر ٢٠٠٦ء

شوکت عزیز حاجی عبدالحمید شہر عزیز کے نمایاں سیاسی لیڈران میں شمار کیے جاتے تھے۔ نظریاتی اور سیاسی طور پر ان کا تعلق کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا سے رہا۔ آپ کو ١٩٦٦ء میں میونسپل اسکول بورڈ چیئرمن بنایا گیا۔ اس عہدے پر ١٩٦٨ء تک رہے۔ بعد ازاں ١٩٧٨ء سے ١٩٨٤ء رکن بلدیہ کے طور پر اپنے علاقے موتی تالاب میں عوامی کاموں کی مثال قائم کی۔ انہوں نے خاندانی سیاست سے ہمیشہ دوری بنائے رکھی۔ بعد کے برسوں میں جنتا دل سیکولر سے بھی وابستہ رہے لیکن ان کے خانوادے میں کسی کو سیاست میں داخل نہیں کیا بلکہ ان کے وارثین کاروبار میں نام کمارہے ہیں۔

مجید ماہر

١٩٢٨ء

١٩/دسمبر ٢٠٠٦ء

ریاست مہاراشٹر کے قیام کے بعد ریاستی و مالیگاؤں کی مقامی سیاست میں سوشلسٹ اور کمیونسٹ نظریات سے وابستہ لیڈران کا بول بالا تھا۔ شہر عزیز مالیگاؤں کی میونسپل سیاست میں بھی کمیونسٹ اراکینِ بلدیہ بااثر ہوتے۔ مجید ماہر کا تعلق کمیونسٹ پارٹی سے تھا۔ مقامی کمیونسٹ تحریک کے نمایاں لیڈران میں ان کا شمار کیا جاتا تھا۔ موصوف سماجی خدمت میں مصروف رہتے بالخصوص سماجی مسائل کے حل میں سرگرداں رہتے۔ عوامی سیاست کا زبردست تجربہ رکھنے والے اس رہنما نے 'افق' نامی اخبار بھی جاری کیا تھا۔ شہر کے ادبی حلقوں میں بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

عبدالمطلب شیخ

۲/اپریل ۱۹۵۲ء　　　　۲/جولائی ۲۰۰۷ء

عبدالمطلب شیخ کی پیدائش پلکھوڑ میں ہوئی۔ انہوں نے محنت شاقہ سے کسب معاش کیا اور تعلیم بھی حاصل کی۔ ڈاکٹر پیر محمد رحمانی کی جوہر شناس نظروں نے انہیں پہچان لیا اور شیخ صاحب کو مالیگاؤں ہائی اسکول میں تدریس کا موقع ملا۔ مالیگاؤں ہائی اسکول سے وابستگی کے باوجود انہوں نے مضافاتی علاقے میں علم کی شمع روشن کرنے کی کوشش کی۔ ۲۰۰۵ء میں مالیگاؤں ہائی اسکول سے رضا کارانہ سبکدوشی سے بہت پہلے انہوں نے ۱۹۹۲ء میں ایم جے پرائمری اسکول کا قیام کیا اس کے بعد مدر عائشہ ہائی اسکول، اے ایم کالج اور ایجوکیشن اور رائل کالج اور فارمیسی سمیت کئی ادارے قائم کر کے سماج کی خدمت کی۔

ڈاکٹر پیر محمد رحمانی

۲۱/جولائی ۱۹۲۴ء　　　　۱۱/جنوری ۲۰۰۸ء

ڈاکٹر پیر محمد رحمانی کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ ان کے والد عبدالرحمان بدری سیٹھ کے نام سے جانے جاتے تھے۔ انہوں نے اینگلو اردو ہائی اسکول سے میٹرک پاس کیا اور ممبئی کے اسماعیل یوسف کالج سے انٹر سائنس کیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں جے جے میڈیکل کالج، ممبئی سے ایم بی بی ایس میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۵۴ء میں انہوں نے نورانی مسجد کے پاس مطب شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے میڈیکل پریکٹس کے ساتھ تحقیقی کام بھی انجام دیا، مقامی سیاست میں بھی دلچسپی لی اور انجمن معین الطلباء سے بھی عملی طور پر وابستہ رہے۔ انہوں نے ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، ایکوپریشر، میگنٹ تھراپی، کروموتھراپی اور پائرکس پر تحقیقی کام کیا۔ ان کی کتابیں حسب ذیل ہیں۔ ہفت رنگ، فیضانِ وضو، مقناطیس سے علاج، کاغذ کے اہرام سے علاج، اہرام میں آرام، طبی استخارہ وغیرہ۔ انجمن معین الطلباء کے زیر انصرام جاری ڈاکٹر پیر محمد رحمانی پری پرائمری پرائمری اسکول موصوف سے ہی منسوب ہے۔

شبیر احمد حکیم

۲۷؍فروری ۱۹۲۸ء — ۹؍مئی ۲۰۰۹ء

شبیر احمد (خانصاحب) عبدالرحیم حکیم، شبیر حکیم کے نام سے مشہور رہے۔ انہوں نے ۱۹۴۵ء میں دھولیہ سینٹر سے میٹرک اور اس کے بعد اسماعیل یوسف کالج، ممبئی سے انٹر سائنس کیا۔ وہ ڈاکٹری پڑھنا چاہتے تھے لیکن داخلہ نہ ہوسکا۔ لاء کالج میں داخل ہوئے لیکن تعلیم مکمل کیے بغیر ہی مالیگاؤں واپس آگئے اور خاندانی کاروبار سنبھال لیا۔ طویل عرصے تک ریشمی ساڑیوں کا کارخانہ سنبھالتے رہے اور عمر کے آخری دور میں آئس فیکٹری چلائی۔ شبیر حکیم ترقی پسند تحریک سے متاثر تھے۔ انہوں نے قیام بمبئی کے دوران تحریک کی نشستوں میں شرکت کی۔ ان کی کتابوں میں سفرنامہ (نیویارک ڈائری)، طنزیہ و مزاحیہ مضامین (شوخیاں) اور تراجم (رابن ہوڈ اور قانون حق تملیک) کے علاوہ دو یادگار کتابیں 'ماجرائے وطن' (مقامی تاریخ) اور 'حیا کت کی حکایت' ہیں۔ مؤخر الذکر کتاب موصوف کی اہم ترین کتاب اور صنعت پارچہ بافی کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

سید عارف

۱۲؍جون ۲۰۰۹ء

سید عارف کی پیدائش ہ ٔنگ ولی میں ہوئی۔ بعد ازاں ان کے والدین نے انہیں لے کر مالیگاؤں مراجعت کی۔ سید عارف پارچہ بافی صنعت کے ایک کامیاب صنعت کار تھے۔ انہوں نے ادبی سرگرمیوں کا آغاز آرزو لائبریری اور جواز رائٹرس گروپ سے کیا۔ آرزو لائبریری کے زیر اہتمام پانچ شعراء کا مشترکہ مجموعہ 'گنجِ رواں' ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا تو اس میں سچے لفظ کا حصہ عارف صاحب کا ہی تھا۔ موصوف کی ادارت میں شائع ہونے والا ادبی رسالہ 'جواز' (جنوری ۱۹۷۱ء سے ۱۹۹۰ء) پورہ ادبی دنیا میں مشہور ہوا۔ عارف صاحب پرچے کے لیے لاکھوں روپیے صرف کرتے۔ ان کا اولین مجموعۂ کلام 'دھوپ کا آخری ٹکڑا' ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا جس کی عالمی سطح پر پذیرائی ہوئی۔ ان کا مجموعۂ کلام دھوپ دریچہ ۲۰۱۱ء میں بعد از مرگ شائع ہوسکا۔

ایڈوکیٹ شمس الہدیٰ شمس الضحیٰ شیخ

۲۳/مارچ ۲۰۱۲ء

مالیگاؤں شہر میں شعبۂ وکالت میں جن شخصیات نے اپنی ذہانت، استعداد اور محنت سے نیک نامی حاصل کی اور اسے باقی رہا ان میں نمایاں نام ایڈوکیٹ شمس الہدیٰ شمس الضحیٰ شیخ ہیں۔ ان کے والد محترم بھی وکیل تھے۔ نیز ان کا شمار شہر عزیز کے اولین وکلاء میں ہوتا تھا۔ شمس الہدیٰ صاحب دیوانی و فوجداری دونوں معاملات میں بالخصوص فوجداری معاملات میں بہت مشہور ہوئے۔ وکالت ہی کے سبب سیاسی لیڈران سے قربت رہی اور اسی بدولت انہوں نے امداد باہمی اداروں میں اہم مقام پایا۔

عتیق احمد عتیق

نومبر ۱۹۲۳ء ۱۵/اپریل ۲۰۱۲ء

عتیق احمد عتیق کا اصل نام محمد حنیف تھا۔ انہوں نے روایتی انداز میں شاعری کی۔ ملک گیر سطح پر مشاعروں میں اہتمام سے شریک ہوتے تھے۔ ان کا مجموعۂ کلام 'نورِ فردا' ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۸۴ء میں انہوں نے سہ ماہی 'توازن' کی ابتداء کی اور پرچے کو دنیا کے ان تمام علاقوں میں پہنچانے کی سعی کی جہاں اردو موجود ہے۔ پرچے ہی کے ساتھ شہر کا ادبی تعارف بھی دنیا کی دور دراز بستیوں تک پہنچا دیا۔ ادارۂ توازن کی دعوت پر ہی اردو تنقید کی دو بڑی شخصیات ڈاکٹر انور سدید اور وزیر آغا مالیگاؤں تشریف لائے تھے۔ اس طرح مقامی ادبی شخصیات کو اور یہاں کے ادب کی پیشکش کے لیے عتیق صاحب کی قربانیاں نا قابلِ فراموش ہیں۔

قاری عبدالصمد فیضی

۸/جنوری ۱۹۳۹ء ۔ ۹/مارچ ۲۰۱۳ء

قاری عبدالصمد فیضی مالیگاؤں کے اہم قراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ موصوف اس حوالے سے خاصے مشہور رہے۔ ۱۹۷۲ء میں انہوں نے کالی کٹ (کیرالا) میں قرأت کے کل ہند مقابلے میں دوم انعام حاصل کیا۔ تین چار برسوں بعد دوبارہ اسی مقابلے میں دوسرے انعام سے سرفراز کیے گئے۔ قاری صاحب نے سیدنا حفصؒ کوفی کی روایت کے مطابق رسالہ ٔ تجوید و قرأت 'انوار التجوید' (اگست ۱۹۸۹ء) ترتیب دیا۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن (۱۹۹۲ء) امام حفصؒ اور امام ابوبکر شعبہؒ دونوں ہی راویوں کی روایتوں کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔ انہیں مہاراشٹر قرأت ایسوسی ایشن کا صدر بھی بنایا گیا تھا۔ قاری عبدالمتین فیضی اور محمد آمین فیضی (سابق پرنسپل جمہور ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج) ان ہی کے اخلاف ہیں۔

ڈاکٹر ہارون فراز

۱۹۴۸ء ۔ ۳۰/اپریل ۲۰۱۳ء

محمد ہارون ابن محمد یوسف، ڈاکٹر ہارون فراز کے طور پر دنیائے ادب میں مشہور ہوئے۔ انہوں نے ایم اے، بی ایڈ کیا اور تدریس سے وابستہ ہوئے۔ موصوف نے شاعری بھی کی اور نثر نگاری بھی۔ تنقیدی مضامین بھی تحریر کیے اور ادبی انجمن بزم اربابِ ذوق بھی قائم (قیام: ۱۲/نومبر ۱۹۸۶ء) کی۔ اخبار سٹیزن ٹائمز میں اداریے تحریر کیے۔ ان کی اسی کاوش کے اعتراف میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی نے انہیں صحافتی ایوارڈ سے نوازا تھا۔ موصوف نے پروفیسر عبدالحفیظ انصاری کے زیر نگرانی مقالہ 'جیل کی شاعری' تحریر کیا جس کے لیے انہیں ۱۹۹۴ء میں ساوتری بائی پھلے یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی سے سرفراز کیا تھا۔ ان کی قائم کردہ ادبی انجمن، انجمن اربابِ ذوق کے زیر اہتمام مضمون نویسی مقابلے، تضمین نگاری، شبِ انشائیہ، ادبی تنقیدی نشستوں کے علاوہ کئی کتابوں مثلاً 'انا البحر' (عبدالسلام اظہر) اور 'حرف حرف تبسم' (ظہیر قدسی) وغیرہ کی اشاعت ہوئی لیکن موصوف کا کوئی شعری مجموعہ یا شعری تصنیف منظر عام پر نہ آسکی۔

محمد بشیر ادیب

۱؍جنوری ۱۹۱۶ء　　۱۳؍دسمبر ۲۰۱۳ء

بشیر ادیب صاحب کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ انہوں نے مالیگاؤں کی مقامی تاریخ کی تدوین میں دو اہم کام کیے۔ اول انہوں نے مالیگاؤں اور مضافات میں دین کی خدمت کرنے والے افراد سے متعلق مضامین اکٹھا کر کے کتاب 'اجالوں کے سفیر' ۱۹۹۲ء میں شائع کی، دوم انہوں نے مولانا عبدالمجید وحید صاحب کی کتاب 'تاریخِ شہر مالیگاؤں' کا تیسرا ایڈیشن مع اضافہ شائع کیا جس کا نام 'تاریخِ مالیگاؤں کے بکھرے اوراق' رکھا گیا تھا۔

پینٹر رمضان فیضی

۳۱؍جولائی ۱۹۳۳ء　　۱۲؍فروری ۲۰۱۵ء

پینٹر رمضان فیضی شہر عزیز کے نمایاں خطاط اور پینٹر حضرات میں شمار کیے جاتے تھے۔ شادی کے دعوت ناموں کی اسکرین پرنٹنگ کے لیے بھی وہ مشہور رہے۔ خوش نویسی اور خطاطی سے قطع نظر انہوں نے شہر عزیز کی مقامی آبادی کے عوام و خواص کی تاریخ وفات کے ریکارڈ کے لیے خاصی محنت کی۔ سرکاری و نجی کاموں کے لیے درکار اپنے مرحومین کی تاریخِ وفات کی تلاش کے لیے لوگ پینٹر صاحب سے ہی رجوع کرتے۔ موصوف نے 'تذکرۂ اوائل مالیگاؤں' جس کا اجراء ۱۱؍نومبر ۲۰۰۹ء کو ہوا، کی صورت میں مالیگاؤں کا مقامی ریکارڈ کتابی صورت میں پیش کیا ہے جو ان کی تیس برسوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

قاری شمس الضحیٰ

۳۱/مارچ ۲۰۱۵ء

مدرسہ تقویۃ الاسلام میں مولوی محمد عثمانؒ کی زیرنگرانی ۳۳/طلبہ نے عربی سیکھنے کا آغاز کیا لیکن ان کی ذات وجوہات کی بناء پر یہ تعداد ۲/تک رہ گئی۔ یہ دو طلبہ قاری شمس الضحیٰ اور مولانا غیاث الرحمٰن تھے۔ ایک دن یہ دونوں بھی مدرسہ نہیں آئے تو حقیقت حال معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تلاشِ معاش کی وجہ سے مدرسہ نہیں آئے۔ مولانا نے ان دونوں کو فرصت کے اوقات میں درس دینا جاری رکھا۔ درس کے اوقات بدلتے رہے لیکن مستقل محنت جاری رہی۔ بالآخر ۵/نومبر ۱۹۵۷ء کو تقسیم اسناد کا جلسہ مولانا عبدالحمید نعمانی کی صدارت میں ہوا جہاں ان دونوں طلبہ کو سندِ فضیلت دی گئی۔ قاری شمس الضحیٰ نے ائمہ مساجد کی آسانی کے لیے جمعہ وعیدین کے خطبات کو جمع کر کے کتاب 'شمس الخطبات' کی تالیف کی جو نومبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ۱۵/اگست ۲۰۱۸ء کو شائع ہوا۔

عزیز ادیبی

۵/جنوری ۱۹۳۷ء		۲/اکتوبر ۲۰۱۵ء

عزیز ادیبی کا اصل نام عبدالعزیز شیخ مراد تھا۔ مفلسی، تعلیم کے آڑے آئی اور انہیں معمولی تعلیم پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ موصوف پاورلوم پر بطور مزدور کام کرتے اور صفحۂ قرطاس پر واردات قلب بیان کرتے۔ انہوں نے شاعری میں ادیبؔ مالیگانوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور ان ہی کی نسبت سے عزیز ادیبیؔ قلمی نام اختیار کیا۔ موصوف کے دو مجموعۂ کلام 'آتشِ پنہاں' (۱۹۶۷ء) اور 'لہجہ' (۱۹۸۱ء) شائع ہو چکے ہیں۔ مختصر بحر میں کلام کی پیشکش کے لیے انہیں شہرت حاصل ہوئی۔

مولانا حسین احمد ملی

۱۴؍نومبر ۲۰۱۵ء

ساتھی نہال احمد

۲۲؍مئی ۱۹۲۶ء ۲۹؍فروری ۲۰۱۶ء

ساتھی نہال احمد مولوی محمد عثمانؒ مالیگاؤں کے مقبول ترین لیڈران میں شمار کیے جات تھے۔ وہ ۱۹۵۴ء میں پہلی بار کونسلر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد مزید دو مرتبہ (۱۹۶۶ء تک) کونسلر رہے۔ انہوں نے ۶؍مرتبہ مہاراشٹر اسمبلی کا الیکشن (۱۹۶۷ء، ۱۹۷۸ء، ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۵ء) جیتا۔ انہیں ۱۹۷۸ء میں مہاراشٹر ریاستی کابینہ میں وزیر روزگار بنایا گیا تھا۔ دسمبر ۲۰۰۱ء میں مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے قیام کے بعد ۲۰۰۲ء میں بلدیاتی انتخاب ہوئے تو نہال احمد کو ہی کارپوریشن کا پہلا میئر منتخب کیا گیا۔ وہ زبردست قانونی معلومات رکھنے والے ایک عوامی شخص تھے۔ انہوں نے جمہور ہائی اسکول، ٹی ایم ہائی اسکول، جمہور آئی ٹی آئی اور اے آئی ٹی فارمیسی کالج کا قیام کیا۔ سیکولرازم اور اقدار سے وابستہ لیڈر کے طور پر وہ ملک گیر شہرت کے حامل تھے۔ بابری مسجد کی شہادت کی مذمت اور بازیابی کے لیے تاعمر اپنے لباس میں کالی فیت لگائی اور وصیت کی کہ اگر ان کا مطالبہ پورا نہ ہوا تو یہ کالی فیت ان کے کفن کے ساتھ لگا دی جائے، اس وصیت کو پورا کیا گیا۔

امین صدیقی

۶/جون ۱۹۴۱ء — ۱۰/مارچ ۲۰۱۶ء

محمد امین ولد محمد صدیق شہر کے ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کا خانوادہ پارچہ بافی کی صنعت میں نمایاں مقام کا حامل تھا۔ انہوں نے اطہر الخیری کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ موصوف اسلامی افکار سے متاثر رہے۔ ان کا اولین مجموعہ 'مامن' ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ ۲۰۰۱ء میں سیرۃ النبی ﷺ پر طویل نظم 'تنزیل' کے نام سے منظر عام پر آئی، ۲۰۰۵ء میں 'ابلاغ' اور ۲۰۱۳ء میں 'برگِ زباں' کی اشاعت عمل میں آئی۔ غلام مصطفیٰ اثر صدیقی اور ڈاکٹر غلام حیدر رفعت صدیقی موصوف کے برادران ہیں۔

مقیم آثر بیاولی

۱۹۴۱ء — ۲۷/اپریل ۲۰۱۷ء

مقیم آثر بیاولی کی پیدائش خاندیش کے مقام بیاول میں ہوئی۔ ۱۹۵۹ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور مدرسی اختیار کی۔ ۱۹۷۰ء میں انہوں نے ڈی ایڈ بھی کرلیا۔ ۱۹۶۶ء میں شاعری کی ابتداء کی اور علامہ وقار حیدری کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ انہوں نے اردو جدید اردو شاعری کا مطالعہ خوب کیا اور اظہار کے لیے جدید انداز اختیار کیا۔ انہوں نے روایتی غزل کے ساتھ نظمیں، آزاد نظمیں اور نثری نظمیں بھی کہیں۔ ان کی ذ[illegible]ِل شعر میں رباعیات او رقطعات بھی موجود تھے۔ موصوف نے ۱/لاکھ سے زائد اشعار کہنے کا دعویٰ کیا تھا لیکن افسوس کہ چار مجموعے ہی شائع ہو سکے 'لا آ[illegible]ط وا'، '[illegible]غمہ[illegible] سنگ'، 'بدن نژاد قبا' اور 'سرح[illegible]د لفظ نہیں'۔ ان کے فن اور شخصیت پر سہ ماہی توازن، ماہنامہ بیباک، ماہنامہ شاعر نے گوشے شائع کیے۔ سہ ماہی 'لمحے لمحے'، بدایوں نے ایک ضخیم مقیم آثر بیاولی نمبر جولائی ۲۰۱۱ء میں شائع کیا تھا۔

ایم یوسف انصاری

۲۹/مارچ ۱۹۳۲ء — ۱۸/مئی ۲۰۱۷ء

ایم یوسف انصاری کو ادیب الاطفال کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بچوں کے لیے گراں قدر کام کیے۔ وہ درس وتدریس سے وابستہ تھے۔ دوران ملازمت انہوں نے اردو وفارسی سے ایم اے کیا۔ ان کی تحریری سرگرمیوں کا آغاز ۱۹۵۰ء سے ہوا۔ وہ بچوں کی نفسیات سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے داستانوں اور غیر ملکی کہانیوں کو اردو قالب میں یوں ڈھالا کہ ان کی کتابیں ہاتھوں ہاتھ لی گئیں۔ بچوں کو علم وادب سے جوڑنے کے لیے انہوں نے اطفال لائبریری شروع کی جہاں بچے کرایے پر کتابیں حاصل کرتے۔ ۱۹۵۷ء میں انہوں نے اطفال بک ڈپو کی شروعات کی۔ ایم یوسف انصاری کی طبع زاد کتابوں کی تعداد کم ہے لیکن ان کے تراجم اور دیگر کتابوں کی تعداد ۵۰/سے زائد ہے۔ ڈاکٹر خوشحال زیدی نے کتاب 'ادبِ اطفال کے معمار' میں موصوف پر بھی ایک مضمون لکھا ہے۔

پروفیسر عبدالحفیظ انصاری

۲/جون ۱۹۳۳ء — ۱۷/جولائی ۲۰۱۷ء

پروفیسر عبدالحفیظ انصاری کے ذکر کے بغیر شہر عزیز کی تعلیمی وادبی تاریخ نامکمل رہے گی۔ انصاری صاحب کی پیدائش ۔۔۔۔۔ ضلع الٰہ آباد میں ہوئی۔ انہوں نے ۱۹۵۱ء میں اینگلو اردو ہائی اسکول سے SSC کا امتحان پاس کیا اور اسماعیل یوسف کالج، ممبئ سے فارسی میں بی اے (۱۹۵۵ء) اور اردو فارسی میں ایم اے (۱۹۵۷ء) کیا۔ قیام ممبئ کے دوران انہوں نے مختلف ملازمتوں کا تجربہ حاصل کیا۔ مالیگاؤں واپسی کے بعد وہ مالیگاؤں ہائی اسکول میں تدریس سے وابستہ ہوئے اور آئندہ برس مالیگاؤں ہائی اسکول کے ساتھ ایم ایس جی کالج میں اردو و فارسی کی تعلیم دینے لگے۔ جون ۱۹۷۱ء میں مہاتما گاندھی ودیا مندر نے آرٹس اینڈ کامرس کالج، مالیگاؤں سٹی کی شروعات کی تو انصاری صاحب کو پرنسپل مقرر کیا گیا۔ انصاری صاحب پونہ یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کے رکن اور ۶/برس تک اردو و فارسی بورڈ آف اسٹڈیز کے چیئرمن رہے۔ ۹۰-۱۹۸۹ء میں موصوف کو پی ایچ ڈی گائیڈ مقرر کیا گیا۔ ڈاکٹر اقبال برکی اور ڈاکٹر ہارون فراز نے ان کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کی۔

مجید ساجد بھڑ گانوی

۱۷؍دسمبر ۲۰۱۹ء

مجید ساجد بھڑ گانوی کی پیدائش بھڑ گاؤں میں ہوئی۔ ان کا مکمل نام عبدالمجید عبدالرحیم تھا۔ مالیگاؤں آنے کے بعد تعلیم بھی اسی شہر میں مکمل کی۔ نیز اسی شہر میں درس وتدریس سے وابستہ ہوئے۔ شاعری میں آپ حامی بلڈانوی کے شاگرد ہوئے۔ انہیں شاعری کے ساتھ خطاطی، خوش نویسی اور تاریخ گوئی کا شوق رہا۔ ان کا مجموعۂ کلام 'پاسِ حیا' ۲۰۱۵ء میں شائع ہوا۔ موصوف نے تاریخ گوئی میں خصوصی دلچسپی لی اور مشاہیرِ شہر کے انتقالِ پُر ملال پر قطعہ ایسا تحریر کرتے کہ شخصیت کا احاطہ ہوجائے اور تاریخی مادّہ بھی متاثر نہ ہو۔ مقامی اخبارات میں موصوف کے تحریر کردہ قطعاتِ تاریخ شائع ہوتے رہے۔

ڈاکٹر الطاف احمد

۳؍فروری ۲۰۲۰ء

ڈاکٹر الطاف احمد مالیگاؤں کے اولین بی ڈی ایس (ممبئی) ڈاکٹر (ماہر دندان ساز) ہیں۔ ۱۱؍نومبر ۱۹۶۲ء کو محمد علی روڈ پر ان کا مطب شروع ہوا۔ بعد میں ۲۰۰۶ء سے اسلام پورہ بالمقابل دریائی بلڈنگ دواخانہ جاری کیا۔ اس پیشے میں ڈاکٹر صاحب کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ بیسیوں ڈاکٹر ہونے کے باوجود لوگ انہیں فوقیت دیتے، بیرون شہر سے بھی لوگ پوچھتے پوچھتے ان کے دواخانہ پہنچتے۔ ان کے انتقال کے بعد بھی ان کا دواخانہ ڈاکٹر الطاف ڈینٹل کلینک کے نام سے جاری ہے اور ان کے فرزندان کامیابی کے ساتھ پریکٹس کررہے ہیں۔

احمد عثمانی

۷/جون ۱۹۴۳ء — اپریل ۲۰۲۰ء

احمد عثمانی قصبہ دانا پور، تعلقہ بھوکردن، ضلع جالنہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۸ء میں انہوں نے آٹھویں کا امتحان براہِ راست دیا اور مالیگاؤں آنے کے بعد مالیگاؤں ہائی اسکول میں نویں جماعت میں داخل ہوئے۔ اس اسکول میں انہیں عائشہ حکیم اور ڈاکٹر پیر محمد رحمانی جیسی ادب نواز شخصیات کی توجہ حاصل ہوئی۔ یہیں سے ان کے ادبی سفر کی ابتداء ہوئی۔

بعد میں عثمانی صاحب نے ڈی ایڈ اور بی اے کیا اور میونسپل اسکول میں درس و تدریس سے وابستہ ہوئے۔ آپ کا شمار جواز رائٹرس گروپ میں ہوتا تھا۔ آپ 'جواز' کے ساتھ مختلف اخبارات و رسائل سے بطورِ کالم نویس منسلک رہے۔ ان کے کئی افسانوی مجموعے ('رات کا منظر'، 'اپنے آپ کا قیدی'، 'اپنی مٹی' اور 'قفس') منظر عام پر آ چکے ہیں۔ بچوں کے لیے کہانیوں کے مجموعے اور ایک عدد ناول 'زندگی تیرے لیے' ان کی یادگار رہے۔ ہارون بی اے نے ریٹائرمنٹ کے وقت ماہنامہ بیباک نائب مدیر احمد عثمانی کو سونپ دیا تھا جسے انہوں نے اپنی ناگہانی موت تک جاری رکھا۔ کووڈ-۱۹ کے بھیانک دور میں ہم سے جدا ہونے والے فنکاران میں احمد عثمانی بھی شامل تھے۔

ہارون بی اے

۱۶/نومبر ۱۹۳۱ء — ۱۰/مئی ۲۰۲۰ء

مقامی سیاست میں کمیونسٹ فکر سے وابستہ لیڈران میں ہارون بی اے نہایت اہم مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے سینٹ زیویئرس کالج، ممبئی سے بی اے کیا اور یہ لاحقہ ان کے نام سے ہمیشہ سے جڑ گیا۔ دوران طالب علمی ہی کمیونسٹ پارٹی سے وابستہ ہو گئے۔ اسی پارٹی سے میونسپل کونسل کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں انہیں سوویت روس نے خیر سگالی کے دورے کے لیے بھی مدعو کیا تھا۔ انہوں نے Iscus (انڈو سوویت کلچرل سوسائٹی) لائبریری کی بنیاد رکھی۔ اس کے تحت ہونے والے ثقافتی، ادبی اور تہذیبی پروگراموں نے تاریخ مرتب کر دی۔ ان کے پروگراموں میں شہر ممبئی سے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈران، ترقی پسند قلمکار اور IPTA کے فنکار شریک ہوتے رہے۔ ہارون بی اے کامریڈ مادھوراؤ گائیکواڑ کے جاری کردہ اخبار 'بیباک' کے مدیر رہے۔ انہوں نے ماہنامہ بیباک بھی جاری کیا۔ بعد میں انہوں نے 'ماہنامہ بیباک' احمد عثمانی کے اور ہفت روزہ بیباک' شیخ محمد اسماعیل کے سپرد کر کے ریٹائرمنٹ لے لیا۔

فروغ جعفری

۲۹؍اگست ۱۹۷۵ء ۔ ۱۳؍ستمبر ۲۰۲۰ء

محمد فروغ جعفری معروف صحافی لطیف جعفری کے ہاں پیدا ہوئے۔شروع ہی سے انہیں علمی وادبی ماحول ملا، نتیجتاً وہ بھی لکھنے لگے۔ابتدائی زمانے میں ہفت روزہ بیباک میں ان کے افسانوں کی اشاعت عمل میں آئی۔انہوں نے اخبارات کے لیے مضامین لکھے اور طبع زاد ڈرامے بھی تحریر کیے۔۱۹۹۹ء میں ڈرامہ ’تاریخ ۳۰؍جنوری‘ کے لیے اور ۲۰۰۰ء میں ’ڈومنی‘ کے لیے مہاراشٹر راجیہ اردو اکیڈمی کی جانب سے بیسٹ اسکرپٹ رائٹر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ مالیگاؤں کی مقامی فلمی صنعت میں اسکرپٹ رائٹر کے طور پر مشہور ہوئے۔ان کی تحریر کردہ فلموں میں ’مالیگاؤں کی شعلے‘، ’مالیگاؤں کی شان‘، ’مالیگاؤں کی دھمال‘، ’مالیگاؤں کی لگان‘، ’اکبر بیربل اور فلمی دربار‘ اور ’دلیپ ماموں شاہ رخ بھانجہ‘ وغیرہ اہم ہیں۔ادبِ اطفال کے لیے لکھا جانے والا سائنس فکشن ’ڈر کے آگے جیت ہے‘ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے شائع کیا۔

مجید انور

۱۹۵۲ء ۔ ۲۸؍جنوری ۲۰۲۱ء

مجید انور افسانہ نگار بھی تھے اور ادبِ اطفال میں گراں قدر اضافہ کرنے والے ادیب بھی۔انہوں نے مالیگاؤں ہائی اسکول میں نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی لیکن گھریلو مشکلات کی بدولت تعلیم ترک کردی اور کسبِ معاش سے وابستہ ہوگئے۔مالیگاؤں کے رسائل کے علاوہ ملک کے دیگر رسائل میں ان کے افسانے شائع ہوتے رہے۔۱۹۸۵ء میں نیا اردو افسانہ کے پانچ روزہ عالمی ورکشاپ میں انہوں نے افسانہ ’افق اور عمود‘ پیش کیا تھا۔یہ افسانہ ان کے افسانوی مجموعہ ’سرخ رومال والے‘ (۱۹۹۲ء) میں شامل ہے۔بچوں کے لیے لکھی گئی کتابوں میں چڑیوں کا شہر سانپوں کا کنواں اور پاگل ہاتھی وغیرہ شامل ہیں۔

سلطان سبحانی

یکم جون ۱۹۴۲ء ۲۴؍اگست ۲۰۲۱ء

سلطان سبحانی مالیگاؤں کے اولین افسانہ نگار تھے جن کا افسانوی مجموعہ شائع ہوا۔ وہ بیک وقت مصنف، شاعر، مصور، مدیر اور طنز و مزاح نگار تھے۔ ماہنامہ نشانات اور ماہنامہ ہمزباں کے مدیر کے طور پر انہیں ملک گیر شہرت حاصل ہوئی۔ پروفیسر قمر رئیس نے کتاب 'ترقی پسند ادب کے معمار' مرتب کی تو اس میں مالیگاؤں کے دو فنکاروں کو جگہ ملی 'ادیب مالیگانوی اور سلطان سبحانی'۔ سلطان سبحانی کی کتابیں حسب ذیل ہیں۔

اجنبی نگاہیں (افسانوی مجموعہ، ۱۹۶۶ء)، شاعری کی دکان (طنز و مزاح، ۱۹۶۸ء)، راستے بھی چلتے ہیں (افسانوی مجموعہ، ۱۹۶۹ء)، پت جھڑ کی خوشبو (گنج رواں کا حصہ، ۱۹۷۲ء)، حکم نامہ (شعری مجموعہ، ۱۹۹۰ء)، شام کی ٹہنی کا پھول (۱۹۹۹ء)، مافوق الفطرت (۲۰۰۱ء)، گولر کا پھول (۲۰۰۵ء)، شمائلہ (۲۰۰۷ء)، سہ کہ یہ خاک (۲۰۰۹ء)، کہانیوں کی کہکشاں (۲۰۱۲ء)، اندھے سانپ والا (۲۰۱۲ء)، آبنوسی ہار (۲۰۱۷ء)۔ ان کے فن اور شخصیت پر ڈاکٹر مبین نذیر نے ۲۰۲۱ء میں ڈاکٹر فہمیدہ انصاری کے زیر نگرانی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی حاصل کی۔

الیاس صدیقی

یکم مارچ ۱۹۴۵ء ۲؍نومبر ۲۰۲۱ء

ڈاکٹر الیاس صدیقی جمہور ہائی اسکول میں تدریس سے وابستہ تھے۔ انہوں نے مالیگاؤں میں اردو نثر نگاری موضوع پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی حاصل کی۔ ایل ایل ایم بھی کیا اور سنگیت وشارد بھی ہوئے۔ وہ بہ یک وقت ادیب، شاعر، مورخ، طنز و مزاح نگار، کالم نویس اور ماہر قانون تھے۔ ان کا مقالہ کتابی صورت میں شائع ہوا۔ یہ مالیگاؤں کے فرد کا پہلا پی ایچ ڈی مقالہ ہے جو کتابی صورت میں منظر عام پر آیا۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتابیں درج ذیل ہیں۔

۱) مالیگاؤں میں اردو نثر نگاری، ۲) رب غفور و ارحم ۲۰۰۱ء ۳) مالیگاؤں کی سیاسی اور سماجی تاریخ، ۲۰۰۵ء، (مراٹھی ایڈیشن، ۲۰۰۸ء)، ۴) جاگ میرے شہر ۲۰۱۳ء ۵) شعر فہمی اور فن شاعری ۲۰۰۹ء ۶) قند مکرر ل حرف ۲۰۱۳ء ۷) ظرافت آمیز ۲۰۱۵ء
۸) ادبی تبصرات و تعارف ۹) این آر سی گائیڈ

مولانا عبدالحمید ازہری

۴؍دسمبر ۲۰۲۱ء

مولانا عبدالحمید ازہری کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ جولائی ۱۹۵۳ء میں ۹؍برس کی عمر میں مولانا عبدالحمید نعمانیؒ کے قائم کردہ معہد ملت میں داخل ہوئے اور ۱۹۵۸ء میں سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں دو برس دارالعلوم، دیوبند میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۶۰ء میں شہر مالیگاؤں واپس آئے اور معہد ملت میں تدریسی خدمات سے وابستہ ہوگئے۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں مصر گئے اور جامعہ ازہر، قاہرہ میں چار برس میں عربی ادب، فلسفہ، تاریخ اور دیگر موضوعات پر عبور حاصل کیا۔ ۱۹۶۶ء میں شہر واپس آئے اور دوبارہ معہد ملت سے وابستہ ہوگئے۔ ۱۹۶۹ء میں آپ ہی کی ادارت میں عربی اخبار 'الاضوا' جاری کیا گیا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں موصوف دلی چلے گئے جہاں متحدہ عرب امارات کے سفارت خانے میں مترجم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۷۸ء میں سعودی عرب کے محکمۂ دفاع کے دفتر واقع ریاض میں بحیثیت سپروائزر کام کی شروعات کی اور ۲۲؍سال خدمات انجام دے کر ۲۰۰۲ء میں سبکدوشی کے بعد مالیگاؤں واپس آئے۔ مولانا نے سماجی، ملی اور سیاسی محاذوں پر کام کیا۔ ملی اتحاد کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہے اور اسی وجہ سے ان کی مقبولیت دور تک تھی۔ ان کے انتقال کے بعد مختلف مقامات پر غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

اسحٰق خضر

یکم ستمبر ۱۹۴۱ء
۲۸؍نومبر ۲۰۲۲ء

محمد اسحٰق ابن محمد حسن منشی کو دنیائے ادب اسحٰق خضر کے نام سے جانتی ہے۔ آپ کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ اسی شہر سے انہوں نے ابتدائی تعلیم پائی اور ۱۹۶۰ء میں مالیگاؤں ہائی اسکول سے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۴ء میں ناسک سے انگریزی ادب میں گریجویشن اور سینٹ زیویئرس کالج، ممبئی سے پوسٹ گریجویشن مکمل کیا۔ ممبئی کے ہی ایس ٹی کالج سے بی ایڈ ہوئے۔ انہوں نے مختلف اسکولوں میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ بھیونڈی کی صمدیہ ہائی اسکول میں صدر مدرس رہے اور ۱۹۷۵ء میں تہذیب ہائی اسکول، مالیگاؤں کے صدر مدرس مقرر ہوئے اور یہیں سے ۱۹۹۹ء میں وظیفہ یاب ہوئے۔ 'پہلی غلطی'، 'تشنگی رخصت سفر' اور 'چاند ستارے' ان کی یادگار ہیں۔ ادارۂ نثری ادب، مالیگاؤں کے صدر کی حیثیت سے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

قاضی شریعت عبدالاحد ازہری

۱۹۴۱ء ۴؍اپریل ۲۰۲۳ء

عبدالاحد ازہری صاحب کی پیدائش مالیگاؤں میں ہوئی۔ پانچویں جماعت کے بعد معہد ملت میں داخل ہوگئے۔ موصوف معہد ملت کے اولین فارغین میں شمار کیے جاتے تھے۔ یہاں سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند اور پھر انہیں مولانا نعمانی نے جامعہ ازہر، مصر بھیج دیا جہاں سے وہ گریجویشن کے مساوی ڈگری حاصل کر کے لوٹے۔ وطن واپسی کے بعد تدریسی خدمات سے وابستہ ہوئے۔ جنوری ۱۹۷۳ء میں قضا کی ٹریننگ کے لیے پھلواری شریف گئے۔ ۳؍جون ۱۹۷۳ء کو عشاء کے بعد نورانی مسجد کے سامنے حلف برداری کے ساتھ امیر شریعت بہار مولانا منت اللہ رحمانی نے مولانا عبدالاحد ازہری کو قاضی شریعت نامزد کیا، مسلم عوام نے ہاتھ اٹھا کر باآواز بلند اس سے اتفاق کیا۔ موصوف غربید مسجد میں عرصۂ دراز تک نماز تراویح کی امامت کرتے رہے۔ نیز انہوں نے معہد ملت عیدگاہ پر نماز عیدین کی امامت فرمائی۔ مولانا معہد ملت کے ترجمان رسالہ ماہنامہ گلشن کے مدیر اعلیٰ تھے۔ ان کے مضامین کو یکجا کر کے ان کے شاگرد مفتی ظہیر ملی نے شائع کیا۔

شبیر آصف

تاریخ

شبیر احمد محمد یعقوب ناسک شہر میں پیدا ہوئے۔ نیشنل ہائی اسکول، ناسک سے ۱۹۶۵ء میں SSC کا امتحان دیا۔ وہ ۱۹۶۸ء میں مالیگاؤں آئے اور میونسپل پرائمری اسکول میں ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۷۶ء میں فارسی سے ایم اے کیا۔ ۱۹۷۰ء سے موصوف کی تخلیقی سرگرمیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ان کے دو مجموعے 'مٹی کے حوالے' (۱۹۹۰ء) اور 'مسافر خواب لکھتا ہے' (۲۰۱۲ء) شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا شعر بہت زیادہ مشہور رہا

نہ جانے کون دعاؤں میں یاد رکھتا ہے
میں ڈوبتا ہوں تو دریا اچھالتا ہے مجھے

شیخ رشید حاجی شیخ شفیع

۴؍دسمبر ۲۰۲۳ء

۱۹۸۵ء میں مالیگاؤں میونسپل کونسل کے رکن منتخب ہونے کے بعد شیخ رشید شیخ شفیع نے مقبولیت کا سفر تیزی سے طے کیا۔ وہ ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۶ء کے الیکشن میں بھی کامیاب ہوئے۔ ۲۱؍اکتوبر ۱۹۹۴ء سے ۱۶؍دسمبر ۱۹۹۶ء تک صدر بلدیہ رہے۔ آپ مسلسل ۱۰؍برسوں تک (ستمبر ۱۹۹۹ء سے اکتوبر ۲۰۰۹ء) مالیگاؤں سینٹرل حلقہ کے ایم ایل اے رہے۔ جون ۲۰۱۷ء سے دسمبر ۲۰۲۰ء تک مالیگاؤں شہر کے میئر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گرنا ڈیم پانی کی اسکیم، سائنہ فلٹر پلانٹ کی تنصیب، گھر کل آواس یوجنا کے تحت کالونی کی تعمیر، حج ٹریننگ سینٹر کا قیام، ہارون احمد انصاری ہاسپٹل کی ابتداء ان کے اہم تعمیری کاموں میں شمار ہوتے ہیں۔

فیروز حسین صالح بھائی بادشاہ

۳۱؍جنوری ۲۰۲۴ء

فیروز حسین بادشاہ مالیگاؤں ہائی اسکول کے اولین اساتذہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ مالیگاؤں ہائی اسکول سے ہیڈ ماسٹر کے طور پر ۱۹۹۱ء میں ریٹائر ہوئے۔ اساتذہ کے مسائل کی یکسوئی اور ان کے حل کے لیے کوشاں رہتے۔ علمی و ادبی اور تعلیمی پروگراموں میں پیش پیش رہتے۔ معیارِ تعلیم میں اضافے کے لیے ہمیشہ فکرمند رہتے۔ ۲۹؍مئی ۲۰۰۱ء کو آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ ۲۷؍جولائی ۲۰۰۶ء کو امریکہ میں ہوئی آل ورلڈ ٹیچرس ایسوسی ایشن میں شرکت کے لیے ان کا انتخاب عمل میں آیا۔

ارشد مینانگری

۳/مارچ ۱۹۴۲ء ۵/فروری ۲۰۲۴ء

شیخ عبدالرشید شیخ محبوب المعروف ارشد مینانگری کی پیدائش دھرن گاؤں، ضلع جلگاؤں میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم دھرن گاؤں میں پائی اور ایس ایس سی، ڈی ایڈ مالیگاؤں میں کیا۔ میونسپل پرائمری اسکول، مالیگاؤں میں بطورِ مدرس خدمات انجام دیں۔ موصوف نے ۱۱/برس کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا اور دس سے زیادہ مجموعہ ہائے کلام دنیائے ادب کے سپرد کردیا۔ وہ مشاعروں میں کلام ترنم کے ساتھ پیش کرنے کے لیے مشہور رہے۔ موصوف نے کلام کے مجموعے 'ماں' میں ۱۳۹/اور 'ہم سب ایک ہیں' میں ۵۵/شعری مجموعوں کے تجربے کیے ہیں۔ موصوف کو کئی اعزازات سے نوازا گیا، فن اور شخصیت پر کتابیں تحریر کی گئیں اور کئی رسائل نے گوشے شائع کیے۔

مائے مالیگاؤں
اسمٰعیل وفا

کوائف

نام : محمد اسمٰعیل اشفاق احمد
قلمی نام : اسمٰعیل وفاؔ
تعلیمی لیاقت : ایم اے (تاریخ)
پیشہ : تدریس
ادبی مشاغل : مضمون نگاری، تصنیف وتالیف
مستقل پتہ : پلاٹ نمبر ۹۱، سروے نمبر ۱/۱۱۴، نزد پوارواڑی پولس اسٹیشن، مالیگاؤں۔۴۲۳۲۰۳
مواصلاتی رابطہ : 7588116310 , 8857959406
eros.miw@gmail.com

مطبوعہ کتابیں	موضوع	ناشر	سالِ اشاعت
۱۔صحافت کوئز	(صحافت سے متعلق کوئز)	رحمانی پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2016
۲۔کوئز بک	(اسکولی طلبہ کیلئے کوئز)	رحمانی پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2016
۳۔جنرل نالج 2017	سال 2016 کی ایئر بک	نور پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2016
۴۔کرنٹ افیئرس	سال 2017 کے کرنٹ افیئرس	رحمانی پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2018
۵۔نئی معلومات	سال 2018 کے کرنٹ افیئرس	رحمانی پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2019

۶۔انا البحر	عبدالسلام اظہرؔ کا مجموعۂ کلام	عبدالرحمٰن چھیدی	2019
۷۔رفتگاں کے گلاب چہرے (بھارتی ڈاک ٹکٹ پر وارد ہونیوالی مسلم شخصیات سے متعلق مضامین)		نفٹی ایجوکیشن فاؤنڈیشن، مالیگاؤں	2020
۸۔مالیگاؤں کوئز	(شہر مالیگاؤں پر مبنی کوئز)	رحمانی پبلی کیشنز، مالیگاؤں	2021
۹۔آزادی کا امرت مہوتسو اور اردو	(مضامین)	ایم آر پبلی کیشنز، نئی دہلی	2023

اشاعت کی منتظر کتب :

حاصلِ خودی	علامہ وقارؔ حیدری مرحوم
باقیاتِ عبداللہ ہلالؔ	عبداللہ ہلالؔ کا مجموعۂ کلام
مکتوباتِ عتیق احمد عتیقؔ بنام نذیرؔ فتح پوری	
کلیاتِ عتیق احمد عتیقؔ	زیرِ ترتیب
سہ ماہی توازن کی ادبی خدمات	زیر ترتیب

انعامات واعزازات :

۱۔مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے کتاب 'رفتگاں کے گلاب چہرے' (2020) کو انعام سے نوازا گیا۔

۲۔مالیگاؤں کے رکن اسمبلی آصف شیخ رشید کے ہاتھوں علمی وادبی خدمات کیلئے 'اپنی مٹی سونا ہے' ایوارڈ (2019) تفویض کیا گیا۔

۳۔ایچ ایس سی (2011) میں 96 فیصد مارکس حاصل کرنے پر انجمن معین الطلباء، مالیگاؤں کی

جانب سے ڈاکٹر پیر محمد رحمانی ایوارڈ دیا گیا۔

ریڈیائی نشریات :

۱۔ آکاش وانی جلگاؤں، جلگاؤں سے مضمون 'بھارت رتن'، ۱۵ر فروری ۲۰۱۸ء

۲۔ آکاش وانی جلگاؤں سے جاوید انصاری صاحب کے ساتھ عبدالسلام اظہر سے متعلق مکالمہ، ۱۸ر جولائی ۲۰۱۹ء

۳۔ آکاش وانی، جلگاؤں سے جاوید انصاری کے ساتھ رفتگاں کے گلاب چہرے سے متعلق مکالمہ، ۱۸ر اگست ۲۰۲۲ء